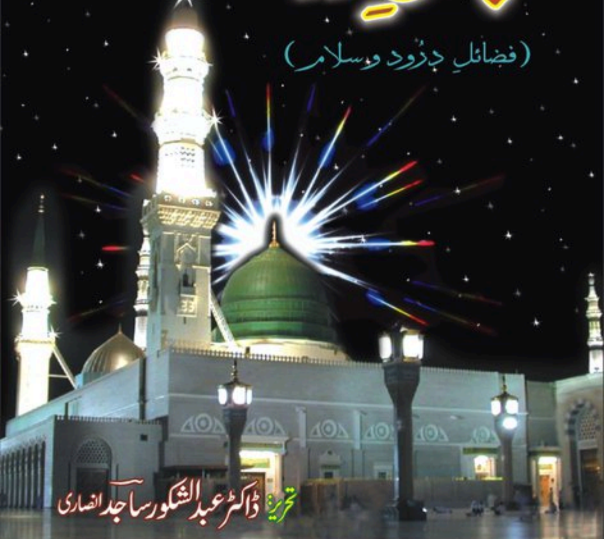
اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درُود بھیجتے ہیں اس نبی مکرم پر۔ اے ایمان والو تم بھی آپ ﷺ پر درُود بھیجا کرو اور (بڑے ادب و محبت) سے سلام عرض کیا کرو۔

بارانِ نُور

(فضائلِ درُود وسلام)



تحریر: ڈاکٹر عبدالشکور ساجد انصاری

المصطفیٰ تھنکرز فورم فیصل آباد

بارانِ نور

ڈاکٹر عبدالشکور ساجد انصاری

کتاب : بارانِ نور

تعداد : 1200

مصنف : ڈاکٹر عبدالشکور ساجدؔ انصاری

کمپوزنگ : محمد حنیف انصاری 0300-7660281

تاریخ اشاعت :

ناشر :

قیمت :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

درُود وسلام کے فضائل کے بارے میں یہ خوبصورت گلدستہ میں اپنے والدِ ماجد فضل محمد قادریؒ اور والدۂ ماجدہ زینت بی بیؒ کی نذر کرتا ہوں۔ جن کی میٹھی میٹھی تربیت نے میرے قلب ونظر اور جان ودِل میں عشق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حُبِّ اولیاء کرام کی شمع روشن کردی۔ اللہ تعالیٰ میرے والدین کریمین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ وارفع مقام عطا فرمائے اور ان کو شفیعِ روزِ جزا صاحبِ جود وسخا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے مشرّف فرمائے۔ (آمین)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسّلام علیک یاسیّدی یارسول اللہ

نوری تقریظ

صاحبزادہ عطاء المصطفیٰ نوری ☆

نحمدہٗ نصلّی علیٰ رسولہِ الکریم

دورِ حاضر نہایت پرفتن اور پُرخطر ہے۔ بدامنی، بے چینی اور اضطراب کے گھٹاٹوپ اندھیرے پورے عالم پر مسلّط ہیں۔ انسان اپنی بدعملی اور نافرمانیوں کے باعث انتہائی کرب اور ابتلاء کی گرفت میں آچکا ہے۔ اس مصیبت اور بے سکونی کی حقیقی وجہ خوفِ الٰہی کا فقدان، آقا ومولا حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیہ والثناء کی ذاتِ پُرنور سے دُوری اور عشقِ رسول ﷺ کی کمی ہے۔ حبِّ الٰہی اور عشقِ رسول ﷺ کی لَو دلوں میں جلانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ بارگاہِ نبوّت علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیت میں درودشریف اور ہدیۂ سلام کا پیش کرنا ہے۔

فرشتوں کی طرف سے بھیجے جانے والے درودوں کے نذرانے ہوں یا انسانوں کی جانب سے پیش کئے جانے والے درودوں کے گجرے، دراصل یہ اللہ تعالیٰ کے اکرام وانعامات کا شکرانہ ہیں جو نبی کریم محمد مصطفیٰ ﷺ کے توسّل سے ہم تک پہنچے۔ اعلیٰحضرت مجدّدِ دین وملّت مولانا الشاہ احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اس حقیقت کو اپنے مخصوص انداز میں بیان فرماتے ہیں:

بخدا خدا کا یہی ہے دَر ' نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو ، جو یہاں نہیں وہ وہاں نہیں

سرکارِ دوعالم حضور رحمۃ للعالمین ﷺ کی ذاتِ پُرانوار پر درودوسلام بھیجنے کے بارے میں بہت سی احادیث موجود ہیں، جن سے درودشریف کی فضیلت اور برکات کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ مثلاً سرکارِ مدینہ ﷺ کا ارشاد ہے: ''جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے، اللہ تعالیٰ اس پر دَس رحمتیں نازل کرتا ہے''۔ ایک اور حدیث مبارک ہے: ''مجھ پر درود پڑھ کر اپنی مجلسوں کو زینت دو۔ بے شک تمہارا درود بھیجنا قیامت کے دن نور ہوگا''۔

الحمدللہ ہمارے اسلاف کا یہ شیوہ رہا ہے کہ ان کی ہر محفل کا آغاز درود پاک سے ہوتا ہے اور اختتام بھی درودوسلام کے ساتھ ہوتا ہے۔ بحمدہٖ تعالیٰ اپنے اسلاف کی اس روایت کو زندہ رکھتے ہوئے ہمارے دارالعلوم اور اکیڈمی میں ہر صبح تدریس کا آغاز قصیدہ بُردہ شریف اور درودوسلام کے ساتھ ہوتا ہے اور محافل وسیمینار وغیرہ کا اختتام اعلیٰحضرت فاضل بریلوی امام احمد رضاؒ کے مشہور سلام ''مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام'' یا پھر ''یا نبی سلام علیک'' کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ درودوسلام اور نعت وذکر کی محافل کا انعقاد بھی باقاعدگی سے ہوتا ہے۔

ڈاکٹر عبدالشکور ساجد انصاری، شہرِ نعت (فیصل آباد) کی ممتاز ادبی وسماجی شخصیت ہیں۔ زمانہ طالب علمی ہی سے فروغِ عشق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے کام کرنے والی ملک گیر تحریک انجمن طلباء اسلام سے وابستہ رہے اور پاکستان بھر کے طلباء کے دلوں میں عشقِ مصطفیٰ ﷺ کی شمع فروزاں کرنے کے لئے رات دن کام کیا۔ زمانہ طالب علمی سے فراغت کے بعد عملی زندگی میں قدم رکھا تو المصطفیٰ تھنکر زفورم کی بنیاد رکھی جس کے تحت اہم مواقع پر شہر کے مختلف مقامات پر درس قرآن اور سیمینار کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر عبدالشکور ساجد انصاری فروغِ قرآن حکیم کے لئے قائم ہونے والے منفرد ادارہ ''المصطفیٰ قرآن اکیڈمی'' کے بھی روحِ رواں ہیں۔

زیرِنظر کتابچہ فضائل درود شریف آپ کی سرکار دو جہاں سردار انبیاء علیہ التحیہ والثناء سے والہانہ عقیدت و محبت کا اظہار ہے۔ڈاکٹر صاحب نے نہایت خوبصورت انداز میں بزرگ مفسرّین وشارحین کی آراء کو جمع کر دیا ہے اور احادیث کی مختلف کتابوں سے اکتساب کرتے ہوئے حضور پُر نورﷺ کے ارشادات مبارکہ کو حسنِ ترتیب سے جمع کر دیا ہے۔اس طرح سے یہ کتاب احادیث مبارکہ کا نہایت معنبر و معطّر گلدستہ بن گئی ہے۔

الحمدللہ اس نوری کاوش ''بارانِ نور'' سے قبل ڈاکٹر صاحب کی دو کتابیں ''نکہتِ مدینہ'' اور ''ماہِ ولایت'' شائع ہو کر دادِ تحسین پا چکی ہیں جبکہ امام عاشقانِ رسولﷺ حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کی سیرت پر مبنی ''پیکرِ جمال'' عنقریب زیورِ طبع سے آراستہ ہو رہی ہے۔

اللہ کریم جلّ شانہٗ ہمیں اپنے آقا و مولا علیہ التحیہ والثناء کی خدمت میں زیادہ ہدیۂ درود و سلام بھیجنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کتاب کو ڈاکٹر صاحب اور ان کے والدین کریمین کے لئے توشۂ آخرت بنائے۔آمین۔

اللّٰھم صلِّ علیٰ محمّدِ نِ النبیّ وازواجہٖ اُمّھاتِ المؤمنین وذرّیتہٖ واھلِ بیتہٖ.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مطلعِ انوار

بحمدہٖ تعالیٰ اس وقت مارکیٹ میں درود شریف اور سلام کی فضیلت اور برکات کے حوالے سے بہت سی کتابیں اور رسائل موجود ہیں۔شہنشاہِ کائنات صاحب لولاک سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت والفت دل میں رکھنے والے احباب درود شریف کے حوالے سے کتب و رسائل تحفۃً پیش کرتے رہتے ہیں۔یہ کتابچہ بھی ایک ایسی ہی کاوش ہے تاکہ اس بندہ ناچیز پُر تقصیر کو روز قیامت سرکارِ مدینہ علیہ التحیہ والسکینہ کے غلاموں کے غلاموں کے قدموں میں بیٹھنے کی سعادت حاصل ہو۔بزم محشر کے دولہا کی زیارت کا شرف حاصل ہو' آپ کے دست مبارک سے آبِ کوثر کے جام پینا نصیب ہوں اور پھر سب سے بڑھ کر آپ کی شفاعت نصیب ہو۔آمین۔صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم تسلیما۔

درود شریف نور ہے جو نہ صرف دل کے اندھیرے گوشوں کو ایمان اور حُبِّ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جگمگاتا ہے بلکہ دنیا وآخرت کی تاریکیوں میں صراطِ مستقیم پہ گامزن کرتا ہے۔درود شریف بادِ بہاری کا جھونکا ہے جو ویران اور اجڑے ہوئے گلزارِ ہستی کو فلاح ونجات کے گلابوں،چنبیلیوں اور کلیوں سے سرسبز ورنگین بناتا ہے۔درود شریف دنیا کی کٹھن،مصائب وآلام اور دکھ درد کے کانٹوں سے بھر پور راہگزاروں میں سایۂ رحمت اور توشۂ سفر ہے۔

درود وسلام ایسا تحفہ ہے جو آقا ومولا ملجا و ماویٰ سیّد وسرور حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں بے کس ولاچار اور بے نوا اُمّتیوں کی حضوری کا سبب بنتا ہے اور جواباً خود سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے امّتی کو پہچان کر اور اپنا بنا کر اسے اپنی رحمۃ للعالمینی کی خیرات کے پھول عنایت کرتے ہیں۔درود شریف ایک ایسا اعزاز ہے جو معبودِ حقیقی اور بندۂ مومن کے مابین ایک نہایت نازک اور خوبصورت رابطہ پیدا کرتا ہے کیونکہ خود رَبِّ ذوالجلال بھی اپنے محبوب ومطلوب حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہر وقت،ہر لمحہ ازل کی ساعتوں سے لے کر ابد تک درود شریف پڑھتا ہے اور پڑھتا رہے گا۔

اس کتاب کی ترتیب وتدوین کے سلسلہ میں تعاون کرنے پر میں اپنے استادِ گرامی اور ممتاز سکالر جناب عطاء المصطفیٰ طاہر صاحب،لیکچرر شعبۂ عربی گورنمنٹ

کالج گوجرہ، ممتاز سماجی ودینی ورکرونگ کمانڈر(ر) ریاض احمد لاہور، حاجی محمد یٰسین مدنی (مقیم مدینہ منورہ)، جن کی گنبدِ اخضر کے روبرو پیش کردہ دعاؤں اور شہنشاہِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدمین طیّبین میں عرض کردہ التجاؤں کے طفیل یہ سعادت مجھے مل سکی، اپنی اہلیہ رخسانہ شکور، جواس کتاب کی تحریر کے دوران ہر طرح سے میرا خیال رکھتی رہیں، محمد حنیف انصاری کمپیوٹر کنسلٹنٹ اور خاص طور پر اپنے مہربان دوست برادر بزرگ اور روحانی ومذہبی راہنما صاحبزادہ عطاء المصطفیٰ نوری پرنسپل جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد کا دل کی گہرائیوں سے شکر گزار ہوں کہ ان سب احباب کا تعاون میرے لئے بے حد اہمیت کا حامل رہا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ (آمین)

یہ کتاب پڑھنے کے بعد میرے مرحوم والدین، مرحوم بھائی محمد بشیر انصاری، ہمشیرہ محترمہ، جمیع مسلمین ومسلمات اور میرے لئے دعائے خیر ضرور کیجئے گا۔

اس کتاب میں اگر کوئی خامی یا کوتاہی نظر آئے تو آگاہ کیجیے گا تاکہ آئندہ اشاعت میں اصلاح کی جا سکے۔ اللہ تعالیٰ جَلَّ جَلَالُہٗ ہمارے قلوب میں اپنی اور اپنے پیارے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیہ والثناء کی محبت کی شمع فروزاں رکھے۔ دنیا وآخرت میں خیر وبرکات کی دولت سے مالا مال کرتا رہے اور ہمارا خاتمہ ایمان پر ہو۔ آمین ثم آمین۔

سگِ مدینہ ڈاکٹر عبدالشکور ساجد انصاری

12/ ربیع الاوّل 1424ہجری

انوارِ قرآن

قرآن مجید میں درود شریف کی فضیلت

قرآن مجید میں ایسی بہت سی آیاتِ مبارکہ موجود ہیں جن میں سیّد العالمین خاتم النبیّن حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین کی تعریف وتوصیف بالوضاحت موجود ہے۔ کہیں آپ کو رؤف ورحیم، یٰسٓ اور رحمۃ للعالمین کے القاب سے یاد کیا گیا ہے۔ کہیں آپ کے رُخِ انور کو والضّحٰی، زلفِ عنبریں کو واللّیل اور آپ کی ذات بابرکات کو برہانِ ربانی قرار دیا گیا ہے۔ کہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو سراجِ منیر، نورِ مبین اور مبشّر ومزّمّل کہا ہے۔ کہیں آپ کو الکوثر، شفاعت کبریٰ، مقام محمود اور فترضٰی یعنی آپ کی رضا وخوشنودی کی بشارت دی گئی۔ الغرض اگر عشق ومحبت کی نظر سے قرآن پاک کا مطالعہ کیا جائے تو ہر آیت نبی کریم رؤف ورحیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی تعریف وثناء کی مظہر ہے۔ تاہم جو عظمت ورفعت اور عزّ وشرف درج ذیل آیت مبارکہ میں بیان کیا گیا ہے وہ قرآن مجید کی کسی دوسری آیت میں نہیں ہے۔ اللہ ربّ العزت ارشاد فرماتا ہے:-

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا.

ترجمہ: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے غیب کی خبریں دینے والے (نبی) پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان لانے والو تم بھی نبی پر درود پڑھا کرو اور زیادہ سے زیادہ سلام پیش کیا کرو۔

درود شریف اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی تکریم ہے۔ ''علمائے کرام نے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ اے اللہ! سیدنا محمد مصطفیٰ علیہ التحیہ والثناء کو دنیا میں ان کا دین بلند کر کے، ان کی دعوت غالب فرما کر، ان کی شریعت کو بقا عنایت کر کے، آخرت میں ان کی شفاعت قبول فرما کر، ان کا ثواب زیادہ کر کے، اوّلین وآخرین پر ان کی فضیلت کا اظہار کر کے اور انبیاء ومرسلین وملائکہ اور تمام خلق پر ان کی شان بلند کر کے، عظمت عطا فرما'' (خزائن العرفان)۔

امام سہل بن محمد بن سلمان رحمۃ اللہ علیہ نے مسالک الحنفاء میں فرمایا:-

''اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کو جو شرف بخشا ہے، وہ اس شرف وبزرگی سے زیادہ جامع اور کامل ہے جو اللہ تعالیٰ نے

فرشتوں کو حضرت آدم علیہ السلام کے لئے سجدہ کا حکم دے کر عطا کیا تھا۔ کیونکہ اس شرف و تعظیم میں اللہ تعالیٰ کا فرشتوں کے ساتھ شامل ہونا جائز نہ تھا۔ اور یہاں یہ خبر دی جارہی ہے کہ نبی اکرم ﷺ پر صلوٰۃ بھیجنے میں وہ خود بھی شامل ہے۔ اور فرشتے بھی آپ پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔ پس وہ عزّت وشرف جو اللہ تعالیٰ کی ذات سے صادر ہؤا اس شرف سے بڑھ کر ہے جو صرف فرشتوں کے ساتھ مختص ہے۔''

محدّث کبیر حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت مبارکہ کے ضمن میں اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے کیا خوبصورت بات لکھی ہے:-

''اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کا ذکر پہلے خود فرمایا۔ تاکہ درود شریف پڑھنے والے مسلمانوں کو ترغیب ہو اور نہ پڑھنے والوں کو تنبیہ ہو۔ گویا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اپنی جلالت وکبریائی اور مخلوق سے بے نیاز ہونے کے باوجود اپنے حبیب کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم پر درود بھیجتا ہوں۔ اسی طرح فرشتے باوجود اس امر کے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف ہیں اور اس کی بارگاہ میں عظیم الشان مرتبہ پر بھی فائز ہیں، وہ آپ پر درود بھیجتے ہیں۔ مومنین کا زیادہ حق ہے کہ وہ آپ پر درود وسلام بھیجا کریں کیونکہ تم سب حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محتاج ہو۔ اور روز محشر شفاعت کے طلبگار بھی ہو۔ اور اس لئے بھی کہ آپ کی رسالت کی برکت سے ہی تم نے دنیا وآخرت میں شرف پایا ہے''۔

ایک اور بزرگ عبدالواحد الساری علیہ رحمۃ الباری نے لکھا ہے:-

''تم جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام بھیجتے ہو تو ہرگز یہ تصور نہ کرنا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حق ادا کر رہے ہو۔ دراصل تم تو اپنا حق ادا کر رہے ہو۔ کیونکہ ساری امت بھی مل کر آپ کا حق ادا نہیں کرسکتی۔ آپ تو اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ہیں۔ ہمارا درود بھیجنا حضور شفیع المذنبین علیہ الصلوۃ والتسلیم کے صدقہ و وسیلہ سے اپنے لئے رحمت طلب کرنا ہے''۔

بزرگ محدّث حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک اور مقام پر لکھا ہے:-

''اس آیت کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اپنے نبی حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیہ والثناء کی اُس قدر ومنزلت سے آگاہ فرمارہا ہے جو آپ ﷺ کو اس کی بارگاہ میں حاصل ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ ملائکہ مقربین میں آپ کی ثناء کرتا ہے اور فرشتے آپ پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔ پھر عالم سفلی کو حکم دیا کہ وہ بھی آپ پر درود وسلام کے گجرے بھیجیں تاکہ نیچے اور اوپر والی یعنی زمین وآسمان کی تمام مخلوق کی سب ثناء آپ پر جمع ہو جائے''۔

وہ مزید لکھتے ہیں کہ:-

''اس آیت میں صیغہ مضارع (یُصَلُّوْنَ) لایا گیا ہے۔ جو دوام اور ہمیشگی پر دلالت کرتا ہے تاکہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ہمیشہ ہمیش دورد بھیجتے ہیں۔ جبکہ اوّلین وآخرین کی انتہائی تمنا ہی ہوتی ہے کہ ان کو اللہ تعالیٰ کی ایک صلوٰۃ ہی حاصل ہو جائے۔ بلکہ اگر عقل مند سے پوچھا جائے کہ تجھے یہ بات زیادہ پسند ہے کہ ساری مخلوق کی نیکیاں تیرے نامہ اعمال میں جمع ہو جائیں یا پھر یہ کہ اللہ تعالیٰ کی ایک صلوٰۃ تجھ پر نازل ہو۔ تو وہ اللہ تعالیٰ کی صلوٰۃ کو پسند کرے گا۔ تو پھر کیا خیال ہے اس ذات اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام ومرتبہ کے بارے میں جن پر اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے فرشتے ہمیشہ ہمیشہ درود بھیجتے ہیں۔ لہٰذا وہ بندہ مومن کیونکر لائق تحسین ہوسکتا ہے جو نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود وسلام نہیں بھیجتا اور اس سے غفلت برتتا ہے۔''

دور حاضر کے عظیم مفسّر قرآن پیر محمد کرم شاہ الازہری علیہ الرحمہ نے اپنی تفسیر ضیاء القرآن میں اس آیت مبارکہ کے مضمون کو نہایت خوبصورت اور فصیح انداز میں سمیٹا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

''اسلام کو مٹانے کے لئے کفر کے سارے حربے ناکام ہو چکے تھے۔ مکہ کے بے بس مسلمانوں پر انہوں نے مظالم کے پہاڑ توڑے لیکن ان کے جذبۂ ایمان کو کم نہ کر سکے۔ مسلمانوں نے اپنے گھر بار واہل وعیال خوشی سے چھوڑنا گوارا کیا لیکن دامن مصطفیٰ علیہ اطیب التحیۃ والثناء کو مضبوطی سے پکڑے رہے۔ کفار نے بڑے کرّ وفر اور شکوہ وطمطراق کے ساتھ مدینہ منوّرہ پر بار بار یورش کی لیکن انہیں ہر بار مٹھی بھر اہل ایمان سے شکست کھا کر واپس آنا پڑا۔ اب انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس واطہر پر طرح طرح کے بیجا الزامات تراشنے شروع کر دیئے تاکہ لوگ رشد وہدایت کی اس نورانی شمع سے نفرت کرنے لگیں اور یوں اسلام کی ترقی رک جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی یہ آیت نازل فرما کر ان کی امیدوں کو خاک میں ملا دیا۔ بتایا کہ ''یہ میرا حبیب اور میرا پیارا رسول وہ ہے جس کی وصف وثنا میں اپنی زبانِ قدرت سے کرتا ہوں اور میرے سارے ان گنت فرشتے اپنی نورانی اور پاکیزہ

زبانوں سے اس کی جناب میں ہدیۂ عقیدت پیش کرتے ہیں۔تم چندلوگ اگراس کی شانِ عالی میں ہرزہ سرائی کرتے بھی رہوتو اس سے کیا فرق پڑتا ہے جس طرح تمہارے پہلے منصوبے خاک میں مل گئے اورتمہاری کوششیں نا کام ہوگئیں اسی طرح اس ناپاک مہم میں بھی تم خائب وخاسر ہوگے''۔

علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ـــ

وَتَعْظِيْمُ تَعَالٰى اِيَّاهُ فِي الدُّنْيَا بِاِعْلَاءِ ذِكْرِهٖ وَاِظْهَارِ دِيْنِهٖ وَاِبْقَاءِ الْعَمَلِ بِشَرِيْعَتِهٖ وَفِي الْاٰخِرَةِ بِتَشْفِيْعِهٖ فِيْۤ اُمَّتِهٖ وَاِجْزَالِ اَجْرِهٖ وَمَثُوْبَتِهٖ وَاِبْدَآءِ فَضْلِهٖ لِلْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ بِالْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ وَتَقْدِيْمِهٖ عَلٰى كَآفَّةِ الْمُقَرَّبِيْنَ بِالشُّهُوْدِ .

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے درود بھیجنے کا یہ مفہوم ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کو بلند کر کے آپ کے دین کو غلبہ دے کر' آپ کی شریعت پرعمل برقرار رکھ کے اس دنیا میں حضور کی عزت وشان بڑھاتا ہے' روزمحشر امت کے لئے آپ کی شفاعت قبول فرما کر اور حضور ﷺ کو بہترین اجروثواب عطا کر کے' مقام محمود پر فائز کرنے کے بعد اوّلین اور آخرین کے لئے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی بزرگی کو نمایاں کر کے اور تمام مقربین پر حضور ﷺ کو سبقت بخش کر آپ کی شان کو آشکارا فرماتا ہے''۔

جب لفظِ صلوۃ کی نسبت ملائکہ کی طرف ہو تو اس کا معنی دعا ہے کہ ملائکہ' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے پیارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درجات کی بلندی اور مقامات کی رفعت کے لئے دست بدعا ہیں۔اس جملہ میں ''اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ ....الخ'' میں اگر آپ غور فرمائیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ جملہ اسمیہ ہے لیکن اس کی خبر جملہ فعلیہ ہے۔تو یہاں دونوں جملے جمع کردیئے گئے ہیں۔اس میں راز یہ ہے کہ جملہ اسمیہ استمرار اور دوام پر دلالت کرتا ہے۔اور فعلیہ تجدد وحدیث کی طرف اشارہ کرتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہر دم' ہر گھڑی اپنے نبی مکرّم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرماتا ہے اور آپ کی شان بیان فرماتا ہے۔ اسی طرح اس کے فرشتے بھی اس کی تعریف وتوصیف میں رطب اللسان رہتے ہیں۔عراقی نے کیا خوب لکھا ہے:

ثنائے زلف و رخسارِ تو اے ماہ
ملائک وردِ صبح و شام کردند

ترجمہ: اے مدینے کے چاند! آپ کے زلف ورخسار کی تعریف وثناء فرشتوں کا صبح وشام کا وظیفہ ہے۔

جب اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندے پر ہمیشہ اپنی برکتیں نازل فرماتا رہتا ہے اور اس کے فرشتے اس کی رفعتِ شان کے لئے دعائیں مانگتے ہیں' تو اے اہل ایمان تم بھی اس محبوب کی رفعتِ شان کے لئے دعا مانگا کرو۔علامہ ابن منظور ''صلوٰۃ'' کا مفہوم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ـ

جب مومن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتا ہے: ''اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ'' فَمَعْنَاهُ عَظِّمْهُ فِي الدُّنْيَا بِاِعْلَآءِ ذِكْرِهٖ وَاِظْهَارِ دَعْوَتِهٖ وَاِبْقَآءِ شَرِيْعَتِهٖ وَفِي الْاٰخِرَةِ بِتَشْفِيْعِهٖ فِيْۤ اُمَّتِهٖ وَتَضْعِيْفِ أَجْرِهٖ وَمَثُوْبَتِهٖ.

یعنی: جب مومن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتا ہے: ''اللھم صل علی سیدنا محمد'' تو اس کا معنی ہے: ''اے اللہ تعالیٰ! اپنے رسول کے ذکر کو بلند فرما' آپ کے دین کو غلبہ دے' آپ کی شریعت کو باقی رکھ کر اس دنیا میں آپ کی شان بلند فرما' روزِ محشر آپ کی امت کے حق میں آپ کی شفاعت قبول فرما اور اجروثواب کو کئی گنا کردے''۔

اگرچہ صلوٰۃ بھیجنے کا ہمیں حکم دیا جارہا ہے لیکن ہم نہ شانِ رسالت کو کماحقہٗ جانتے ہیں اور نہ اس کا حق ادا کرسکتے ہیں۔اس لئے اعترافِ عجز کرتے ہوئے ہم عرض کرتے ہیں:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔''

یعنی: مولا کریم تو ہی اپنے محبوب کے شایانِ شان ان اور ان کی آل پر درود بھیج اور رحمت وبرکت اور سلامتی نازل کر۔

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گزاشتیم
کاں ذاتِ پاک مرتبہ دان محمد است

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حاصلِ مطالعۂ آیتِ مبارکہ

قران مجید کی مذکورہ بالا آیت مبارکہ کی تفسیر کے تفصیلی مطالعہ سے مندرجہ ذیل نکات واضح ہوتے ہیں:-

1-اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی کریم علیہ الصلو ۃ والتسلیم پر درُ ود شریف کا بھیجنا صرف آپ کا امتیازی وصف اوراعزاز ہے۔

2- حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ بابرکات پر ہمیشہ سے درُ ود شریف بھیجا جا رہا ہے اور ابدلا باد تک بھیجا جاتا رہے گا۔

3- اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کا حضور سیّد العالمین علیہ الصلو ۃ والتسلیم کی ذات پر درُ ود بھیجنا، حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں کے سجدہ کرنے سے بھی برتر اعزاز واکرام ہے۔

4-اللہ تعالیٰ کا درود شریف یہ ہے کہ وہ فرشتوں کی بھری محفل میں اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف وثنا کرتا ہے۔

5-فرشتوں کا درود یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس کے پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیہ والثناء کے درجات کی بلندی کی دعا کرتے ہیں۔

6- مومن بندوں کا اپنے آقا و مولا حضرت محمد ﷺ کی بارگاہ میں درودوسلام پیش کرنا یہ ہے کہ وہ آپ کے ذکر کی بلندی، دین مصطفیٰ علیہ التحیہ والثناء کے غلبہ اور شفاعتِ مصطفیٰ ﷺ کے حصول اور آپ کے لیے مقامِ محمود پر فائز ہونے کی دعا کرتے ہیں۔

7- مومن کا درود شریف پڑھنا، اپنے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقوق میں سے ایک معمولی حق ادا کرنا ہے۔

8- درود شریف پڑھنے والا درحقیقت اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے رحمت و برکت کا طلب گار ہوتا ہے اور حضور اکرم ،نورِ مجسم کی نظر کرم اور شفاعتِ کبریٰ کا خواستگار ہوتا ہے۔

9- درودوسلام بکثرت پڑھنا اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل ہے۔

10- نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنے والا اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کے نوری عمل میں شامل ہو جاتا ہے۔

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ وآلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلّم تسلیمًا

مصطفوی تجلیات

احادیث مبارکہ کی روشنی میں درودوسلام پڑھنے کی فضیلت

حضور خاتم النبیّن رحمۃٌ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذاتِ بابرکات پر درودوسلام بھیجنے کی فضیلت اوراہمیت کے بارے میں صحاحِ ستہّ اوراحادیث کی دیگر مستند کتب میں بہت سی احادیث موجود ہیں۔تاہم ان میں سے چنداحادیث کا انتخاب پیش کیا جارہا ہے۔خیروبرکت کے حصول کی خاطر ابتداء میں چنداحادیث کا عربی میں متن بھی درج ہے۔باقی احادیث کا صرف مستند اردو ترجمہ تحریر کیا جارہا ہے:-

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلاۃً وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشَرَ صَلَوَاتٍ وَّحُطَّتْ عَنْہُ عَشَرُ خَطِیْـئَاتٍ وَّرُفِعَتْ لَہٗ عَشَرُ دَرَجٰتٍ۔ (مشکوٰۃ)

ترجمہ: سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا، اللہ اس پر دس رحمتیں نازل کرے گا اوراس کے دس گناہ معاف کئے جائیں گے اوراس کے دس درجے بلند کئے جائیں گے۔

عَنْ اَبِیْ طَلْحَۃَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَسَلَّمَ جَآءَ ذَاتَ یَوْمٍ وَالْبُشْرٰی فِیْ وَجْھِہٖ فَقَالَ اِنَّہٗ جَآءَ نِیْ جِبْرَئِیلُ فَقَالَ اِنَّ رَبَّکَ یَقُوْلُ اَمَا یُرْضِیْکَ یَا مُحَمَّدُ اَنْ لَّا یُصَلِّیَ عَلَیْکَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِکَ اِلَّا صَلَّیْتُ عَلَیْہِ عَشْرًا وَلَا یُسَلِّمُ عَلَیْکَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِکَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَیْہِ عَشْرًا۔ (سنن النسائی، سنن الدارمی، مشکوٰۃ)

ترجمہ: ایک دن حضور سرورِ کائنات ﷺ تشریف لائے رخِ انور پر خوشی اور مسرت کے آثار نمایاں تھے۔صحابہ نے عرض کیا۔یارسول اللہ! (صلی اللہ علیک وسلم) آج تو چہرہ مبارک خوشی سے تاباں ہے۔فرمایا: میرے پاس فرشتہ آیا ہے اوراس نے آ کر کہا کہ اے سراپا حسن وخوبی! کیا آپ اس بات پر راضی نہیں ہیں کہ آپ کے رب نے فرمایا ہے کہ آپ کا جو امتی آپ پر ایک بار درود پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود پڑھے گا اور آپ کا جو امتی آپ پر ایک بار سلام پڑھے گا، اللہ تعالیٰ دس باراس پر سلام بھیجے گا۔میں نے جواب دیا کہ میں اپنے مولا کریم کی اس نوازش پر بے حد خوش ہوں۔

عَنْ اَبِیِّ بِنْ کَعْبٍ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) قَالَ قُلْتُ یَارَسُولَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُکْثِرُ الصَّلَاۃَ فَکَمْ اَجْعَلُ لَکَ مِنْ صَلَاتِیْ فَقَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرُّبْعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَکَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَکَ قُلْتُ فَالثُّلُثَیْنِ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ اَجْعَلُ صَلَاتِیْ کُلَّھَا قَالَ اِذاً یُّکْفٰی ھَمَّکَ وَیُکَفَّرُ لَکَ ذَنْبُکَ۔ ترمذی،
مشکوٰۃ شریف

ترجمہ: سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ! (صلی اللہ علیک وسلم) میں آپ پر بہت درود پڑھتا ہوں تو درود کتنا مقرر کروں۔فرمایا جتنا چاہو۔میں نے کہا چہارم فرمایا جتنا چاہو۔اگر درود بڑھا دو تو تمہارے لئے بہتر ہے۔میں نے کہا آدھا۔فرمایا جتنا چاہو۔اگر درود بڑھا دو تو تمہارے لئے بہتر ہے، میں نے کہا دو تہائی تو فرمایا جتنا چاہو۔لیکن اگر درود بڑھا دو تو تمہارے لئے بہتر ہے میں نے کہا میں سارا وقت درُود ہی

پڑھوں گا۔فرمایا تو تمہارے گناہوں کے لئے کافی ہوگا اور تمہارے گناہ مٹا دے گا۔

عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ وَارْحَمْنِىْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ اَيُّهَا الْمُصَلِّىْ اِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِاللّٰهَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَصَلِّ عَلَىَّ ثُمَّ ادْعُهٗ قَالَ ثُمَّ صَلّٰى رَجُلٌ اٰخَرُ بَعْدَ ذَالِكَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَيُّهَاالْمُصَلِّىْ اُدْعُ تُجَبْ. (الترمذی وابوداوٗد ونسائی ومشکوٰۃ)

ترجمہ: سیدنا فضالہ ابن عبید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی مکرم ﷺ تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آیا۔اس نے نماز پڑھی اور پھر کہا کہ الٰہی مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کر۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! اے نمازی تو نے جلدی کی جب تو نماز پڑھ کر بیٹھے تو اللہ کی حمد کر اور مجھ پر درود بھیج، پھر دعا کر، فرماتے ہیں کہ اس کے بعد دوسرے شخص نے نماز پڑھی۔پھر اللہ کی حمد کی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا تو آپ نے فرمایا: اے نمازی مانگ جو مانگتا ہے۔تیری ہر دُعا قبول ہوگی۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بِنْ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّىْ وَالنَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ مَعَهٗ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى ثُمَّ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ سَلْ تُعْطَهٗ سَلْ تُعْطَهٗ.

(الترمذی، مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ: سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نماز پڑھ رہا تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضوان اللہ عنہما آپ کے ساتھ تھے۔جب میں بیٹھا تو اللہ کی حمد سے ابتداء کی۔پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھا۔پھر میں نے اپنے لئے دعا کی تو نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مانگ لے دیا جائے گا۔مانگ لے دیا جائے گا۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بِنْ عَمْرٍ وقَالَ مَنْ صَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَمَلَائِكَتُهٗ سَبْعِيْنَ صَلَاةً.

(مشکوٰۃ شریف، القول البدیع)

ترجمہ: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، آپ فرماتے ہیں: جس نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک دفعہ درود پڑھا، اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پر ستر (70) بار درود پڑھتے ہیں۔

زَيِّنُوْا مَجَالِسَكُمْ باالصَّلَاةِ عَلَىَّ فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ عَلَىَّ نُوْرٌ لَّكُم يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (الجامع الصغیر)

ترجمہ: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر درود پاک پڑھ کر مزین کیا کرو، کیونکہ تمہارا مجھ پر درود پاک پڑھنا قیامت کے دن تمہارے لئے نُور ہوگا۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلَىَّ صَلَاةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْراً وَّكَتَبَ لَهٗ عَشَرَ حَسَنَاتٍ.

(ترمذی شریف، جلد 1، ص 64)

ترجمہ: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَوْلَى النَّاسِ بِىْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَىَّ صَلَاةً. (الجامع الصغیر جلد دوم ص 28)

ترجمہ: سیدنا عبداللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن لوگوں میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ وہ ہوگا جو مجھ پر اکثر درود بھیجتا ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَلْبَخِیْلُ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ۔ (الترمذی مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کنجوس ہے وہ شخص جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

اَکْثِرُوْا مِنَ الصَّلَاۃِ عَلَیَّ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ وَلَیْلَۃِ الْجُمُعَۃِ فَمَنْ فَعَلَ ذَالِکَ کُنْتُ لَہٗ شَھِیْداً وَّشَافِعاً یَّوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ (الجامع الصغیر)

ترجمہ: (اے میری امت!) مجھ پر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات کو درود پاک کی کثرت کرو کیونکہ جو ایسا کرے گا قیامت کے دن میں اس کا گواہ اور شفیع (شفاعت کرنے والا) ہوں گا۔

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ مِائَۃَ مَرَّۃً جَآءَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَمَعَہٗ نُوْرٌ لَوْقُسِّمَ ذٰلِکَ النُّوْرُ بَیْنَ الْخَلَائِقِ کُلِّھِمْ لَوَسِعَھُمْ۔ (دلائل الخیرات)

ترجمہ: سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ حضور رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن سو بار مجھ پر درود شریف پڑھے۔ جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اس کے ساتھ ایسا نور ہو گا کہ اگر ساری مخلوق میں تقسیم کر دیا جائے تو وہ سب کو کافی ہو۔

مَنْ صَلّٰی صَلَاۃَ الْعَصْرِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَقَالَ قَبْلَ اَنْ یَّقُوْمَ مِنْ مَکَانِہٖ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْماً ....؟؟؟.....؟؟؟؟؟ ثَمَانِیْنَ عَاماً وَ کُتِبَ لَہٗ عِبَادَۃُ ثَمَانِیْنَ سَنَۃً۔ (سعادۃ الدارین ص82)

ترجمہ: سیدنا ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جس نے جمعہ کے دن نماز عصر پڑھ کر اسی جگہ بیٹھے ہوئے اَسّی (80) بار یہ درود پاک پڑھا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْما تو اس کے 80 اَسّی (80) سال کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور اس کے نامۂ اعمال میں اَسّی (80) سال کی عبادت کا ثواب لکھا جائے گا۔

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَکْثِرُو الصَّلَاۃَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّہٗ یَوْمٌ مَشْھُوْدٌ تَشْھَدُہُ الْمَلٰئِکَۃُ لَیْسَ مِنْ عَبْدٍ یُصَلِّیْ عَلَیَّ اِلَّا بَلَغَنِیْ صَوْتُہٗ حَیْثُ کَانَ قُلْنَا وَبَعْدَ وَفَاتِکَ قَالَ وَبَعْدَ وَفَاتِیْ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ۔

(جلاء الافہام ابن قیم تلمیذ ابن تیمیہ ص63)

ترجمہ: سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اکرم شفیع اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر ہر جمعہ کے دن درود پاک کی کثرت کرو کیونکہ یہ یوم مشہود ہے۔ اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں جو بندہ مجھ پر درود پاک پڑھے، اس کی آواز مجھ تک پہنچ جاتی ہے۔ وہ بندہ جہاں بھی ہو۔ ہم نے عرض کیا، یارسول اللہ! (صلی اللہ علیک وسلم) کیا آپ کے وصال شریف کے بعد بھی آپ تک درود پاک پڑھنے والوں کی آواز پہنچے گی؟ فرمایا! ہاں بعد وصال بھی سنوں گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام مبارکہ کو کھائے۔ یعنی ہمیشہ صحیح وسالم رہتے ہیں۔

قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَرَاَیْتَ صَلَاۃَ الْمُصَلِّیْنَ عَلَیْکَ مِمَّنْ غَابَ عَنْکَ وَمَنْ یَّاتِیْ بَعْدَکَ مَاحَالُھُمَا عِنْدَکَ اَسْمَعُ صَلَاۃَ اَھْلِ مُحَبَّتِیْ وَاعْرِفُھُم وَتُعْرَضُ عَلَیَّ صَلَاۃُ غَیْرِھِمْ عَرْضًا۔ (دلائل الخیرات)

ترجمہ: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا۔ یارسول اللہ! (صلی اللہ علیک وسلم) یہ فرمایئے، جو لوگ آپ پر درود پاک پڑھتے ہیں اور یہاں موجود نہیں ہیں اور وہ لوگ جو حضور کے وصال شریف کے بعد آئیں گے، ایسے لوگوں کے درود پاک کے متعلق حضور کا کیا ارشاد ہے؟ تو فرمایا

''محبت والوں کا درود پاک میں خود سنتا ہوں اور دوسرے لوگوں کا درود پاک میرے دربار میں پیش کیا جاتا ہے۔''

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اَکْثِرُوْا مِنَ الصَّلَاۃِ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَلَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّ فِیْ سَآئِرِ الْاَیَّامِ تُبْلِغُنِیْ الْمَلٰئِکَۃُ صَلَاتَکُمْ اِلَّا لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ وَیَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنِّیْ اَسْمَعُ صَلَاتِیْ مِمَّنْ یُصَلِّیْ عَلَیَّ بِاُذُنِی. (نزہۃ المجالس، جلد 2، ص 110)

ترجمہ: رسول اکرم شفیع اعظم سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم مجھ پر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات کو درود پاک کی کثرت کرو، کیونکہ باقی دنوں میں فرشتے تمہارا درود پاک پہنچاتے رہتے ہیں مگر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات جو مجھ پر درود پاک پڑھتے ہیں میں اس کو اپنے کانوں سے سنتا ہوں۔

اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا اِذَبُعِثُوْا وَاَنَا قَائِدُھُمْ اِذَا جُمِعُوْا وَاَنَا خَطِیْبُھُمْ اِذَا صَمِتُوْ وَاَنَا شَفِیْعُھُمْ اِذَا حُوْسِبُوْا وَاَنَا مُبَشِّرُھُمْ اِذَا اَئِسُوْ وَاللَّوَآءُ الْکَرِیْمُ یَوْمَئِذٍ بِیَدِیْ وَمَفَاتِیْحُ الْجِنَانِ بِیَدِیْ وَاَنَا اَکْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلٰی رَبِّیْ وَلَا فَخْرَ یَطُوْفُ عَلَیَّ اَلْفُ خَادِمٍ کَاَنَّھُمْ لُؤْلُؤٌ مَّکْنُوْنٌ وَمَا مِنْ دُعَآءٍ اِلَّا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ السَّمَآءِ حِجَابٌ حَتّٰی یُصَلّٰی عَلَیَّ فَاِذَا صُلِّیَ عَلَیَّ اِنْخَرَقَ الْحِجَابُ وَصَعِدَ الدُّعَآءُ.

(نزہۃ المجالس، جلد 2، ص 110)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب لوگ قبروں سے نکلیں گے تو میں سب سے پہلے نکلوں گا اور جب لوگ جمع ہوں گے تو میں ان کا قائد ہوں گا اور جب سب خاموش ہو جائیں گے تو میں ان کا خطیب ہوں گا اور جب لوگ حساب کے لئے پیش ہوں گے تو میں ان کا شفیع ہوں گا اور جب سب ناامید ہوں گے تو میں ان کو خوشخبری سناؤں گا اور کرامت کا جھنڈا اس دن میرے ہاتھ میں ہوگا اور جنت کی چابیاں میرے ہاتھ میں ہوں گی اور میری عزت دربارِ الٰہی میں سب بنی آدم سے زیادہ ہوگی اور میں فخر سے نہیں کہتا، میرے گرداگرد ہزار خادم پھریں گے جیسے کہ وہ موتی ہیں چھپائے ہوئے اور کوئی دعا نہیں مگر اس کے اور آسمان کے درمیان ایک حجاب (پردہ۔ رکاوٹ) ہے، تاوقتیکہ مجھ پر درود پاک پڑھ لیا جائے اور جب مجھ پر درود پاک پڑھ لیا جائے تو وہ پردہ پھٹ جاتا ہے اور دعا اوپر کی طرف قبولیت کے لئے چڑھ جاتی ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لِحَاجَۃٍ فَلَمْ اَجِدْ أَحَدًا یَّتَّبِعُہٗ ففذع عُمَرُ وَاَتَاہُ بِمُطَھِّرَۃٍ مِّنْ خَلْفِہٖ فَوَجَدَ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم سَاجِدًا فِیْ مَشْرَبَۃٍ فَتَنَحّٰی عَنْہُ مِنْ خَلْفِہٖ حَتّٰی رَفَعَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم رَأْسَہٗ فَقَالَ أَحْسَنْتَ یَا عُمَرُ حِیْنَ وَجَدْتَّنِیْ سَاجِدًا تَنَحَّیْتَ عَنِّیْ اِنَّ جِبْرَآئِیْلَ آتَانِیْ فَقَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ مِنْ أُمَّتِکَ وَاحِدَۃً ا.......؟؟؟؟؟.عَشَرَ صَلَوَاتٍ وَرفعہ عَشَرَ دَرَجَاتٍ.

ترجمہ: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا ایک دن حضور شفیع اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قضائے حاجت کے لئے باہر تشریف لے گئے۔ حضور کے ساتھ کوئی اور آدمی نہیں تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پانی سے بھرا ہوا لوٹا لیا اور پیچھے چل دیئے۔ جب آپ باہر آئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک وادی میں سربسجود پایا اور چپ سے ایک طرف ہٹ کر پیچھے بیٹھ گئے۔ یہاں تک کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدے سے سر مبارک اٹھایا اور فرمایا اے عمر! تو نے بہت اچھا کیا کہ جب مجھے سربسجود دیکھا تو ایک طرف ہٹ کر بیٹھ گیا۔ جبرئیل میرے پاس آئے اور انہوں نے آکر یہ بتایا کہ جو امتی آپ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود پڑھے گا اور اس کے دس درجے بلند کرے گا۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلْیُصَلِّ عَلَیَّ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مَرَّۃً وَّاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ عَشْراً.

ترجمہ: سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اس پر لازم ہے کہ وہ مجھ پر درود پڑھے اور جو شخص ایک مرتبہ مجھ پر درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود پڑھے گا۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ الْحُسَیْنِ عَنْ أَبِیْہِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ الْبَخِیْلُ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ ثُمَّ لَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ .

ترجمہ: سیدنا عبداللہ بن حسین رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا: بخیل ہے وہ جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے پھر وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

عَنْ طُفَیْلِ بْنِ أُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ عَنْ أَبِیْہِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا ذَھَبَ ثُلُثَآءُ اللَّیْلِ قَامَ وَقَالَ یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ اذْکُرُوا اللّٰہَ. اُذْکُرُوا

اللّٰہَ. جَآءَ تِ الرَّاجِفَۃُ' تَتْبَعُھَا الرَّادِفَۃُ. جَآءَ الْمَوْتُ بِمَا فِیْہِ. جَآءَ الْمَوْتُ بِمَا فِیْہِ. قَالَ اُبَیُّ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُکْثِرُ الصَّلٰوۃَ عَلَیْکَ فَکَمْ اَجْعَلُ لَکَ مِنْ صَلَاتِیْ قَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعُ قَالَ مَاشِئْتَ وَاِنْ زِدْتَّ فَھُوَخَیْرٌلَّکَ قُلْتُ فَالنِّصْفُ قَالَ مَاشِئْتَ وَاِنْ زِدْتَّ فَھُوَخَیْرٌلَّکَ قُلْتُ فَالثُّلُثَیْنِ قَالَمَاشِئْتَ وَاِنْ زِدْتَّ فَھُوَخَیْرٌلَّکَ قُلْتُ اَجْعَلُ لَکَ صَلَاتِیْ کُلَّھَا قَالَ اِذًا تَکْفِیْ ھَمَّکَ وَیُغْفَرُ لَکَ ذَنْبُکَ.عَنِ الطُّفَیْلِ بْنِ اُبَیِّ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ. اَرَاَیْتَ اِذْ جَعَلْتُ صَلَاتِیْ کُلَّھَا عَلَیْکَ قَالَ اِذًا یَّکْفِیْکَ اللّٰہُ مَااھمک مِنْ دُنْیَاکَ وَآخِرَتِکَ.

ترجمہ: سیدنا طفیل بن ابی بن کعب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب رات کے دو حصے گزر جاتے تو حضور اُٹھ کھڑے ہوتے اور فرماتے' اے لوگو! اللہ تعالیٰ کو یاد کرو' اللہ تعالیٰ کو یاد کرو۔ تھرّ ا دینے والی آ گئی۔ اس کے پیچھے اور آنے والی ہے۔ موت اپنی تلخیوں کے ساتھ آ پہنچی۔ موت اپنی تلخیوں کے ساتھ آ پہنچی۔ میرے باپ نے عرض کیا: یارسول اللہ میں آپ پر کثرت سے درود پڑھتا ہوں، ارشاد فرمائیے کہ میں کس قدر پڑھا کروں؟ فرمایا جتنا دل چاہے، میں نے عرض کیا۔ کیا وقت کا چوتھائی حصہ، فرمایا! جتنا تیرا دل چاہے اور اگر اس سے زیادہ پڑھے تو تیرے لیے بہتر ہے۔ عرض کیا نصف وقت۔ فرمایا: جتنا تیرا جی چاہے' اور اگر زیادہ کرے تو تیرے لیے بہتر ہے میں نے عرض کیا دو تہائی۔ فرمایا: جتنا تیرا جی چاہے۔ اگر اس سے زیادہ پڑھے تو تیرے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا میں اپنا سارا وقت آپ پر درود شریف پڑھتا رہوں گا۔ فرمایا: تب یہ درود تیرے رنج والم کو دور کرنے کے لئے کافی ہے اور تیرے سارے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

طفیل کہتے ہیں میرے والد نے روایت کیا کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! (صلی اللہ علیک وسلم) میں اگر اپنا تمام وقت آپ پر درود پڑھنے میں صرف کردوں۔ حضور نے فرمایا: تب اللہ تعالیٰ تیری دنیا وآخرت کی مشکلیں آسان کردے گا۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَّجْلِسًا وَّلَمْ یَذْکُرُوا اللّٰہَ فِیْہِ وَلَمْ یُصَلُّوْا عَلٰی نَبِیِّھِمْ اِلَّا کَانَ عَلَیْھِمْ حَسْرَۃً یَّوْمَ الْقِیَامَۃِ وَاِنْ شَآءَ عَذَّبَھُمْ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَ لَھُمْ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب لوگ کسی مجلس میں بیٹھے ہیں اور اس میں نہ اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور نہ اس کے نبی ﷺ پر درود پڑھتے ہیں۔ قیامت کے دن وہ مجلس اُن کے لئے حسرت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کو عذاب دے اور چاہے ان کو بخش دے۔

الصلوٰۃ والسّلام علیک یاسیّدی یارسول اللہ

وعلیٰ آلک واصحابک یاسیّدی یاحبیب اللہ

ترجمۂ احادیث

اب کچھ احادیث مبارکہ عربی متن کے بغیر قارئین کرام کے ذوقِ مطالعہ کے لیے تحریر کی جارہی ہیں:

☆ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے' آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو میری قبر کے پاس مجھ پر درود پڑھے گا، میں خود سنوں گا اور جو دُور سے مجھ پر درود پڑھے گا، مجھے پہنچایا جائے گا۔

(بیہقی' شعب الایمان)

اللّٰھم صلِّ علیٰ محمّدٍ نبی الامّی وعلیٰ آلہٖ وسلّم تسلیمًا.

☆ سیدنا رویفع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مجھ پر درود پڑھے اور کہے، الٰہی انہیں قیامت کے دن اپنے قریب ٹھکانے میں اتار، تو اس کے لئے میری شفاعت ضروری ہوگی۔ (رواہ احمد)

اللھم صل علیٰ حبیبک و آلہ واصحابہ وبارک وسلّم تسلیما.

☆ سیدنا عبدالرحمٰن ابن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ ایک باغ میں تشریف لے گئے وہاں بہت دراز سجدہ کیا حتیٰ کہ مجھے خوف ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دے دی ہو۔ فرماتے ہیں، میں آ کر دیکھنے لگا تو آپ ﷺ نے سر اٹھایا، فرمایا! کیا ہے؟ تو میں نے یہ عرض کیا۔ تب فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا کہ میں آپ کو یہ خوش خبری نہ دوں کہ اللہ آپ سے فرماتا ہے جو آپ پر درود بھیجے گا میں اس پر رحمت کروں گا اور جو آپ پر سلام کہے گا میں اس پر سلام بھیجوں گا۔ (رواہ احمد)

اللّٰھم صلِّ علیٰ محمّدٍ کما تحّب وترضٰی لہٗ.

☆ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا جب لوگ بیٹھے ہیں اور پھر کھڑے ہوتے ہیں اور حضور اکرم ﷺ پر درود نہیں پڑھتے تو قیامت کے دن وہ مجلس ان کے لئے باعث حسرت ہوگی۔ اگر چہ وہ جنت میں داخل ہو بھی جائیں تو ثواب سے محرومی کے باعث انہیں ندامت ہوگی۔

مولایَ صلِّ وسلم دائِماً ابدا علیٰ حبیبک خیرِ خلقِ کلِّھِم.

☆ سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ "میرے رب کا مجھ پر یہ عطیہ ہے کہ اس نے فرمایا محبوب تمہاری امت میں سے جو تم پر درود بھیجے میں اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہوں"۔

اللّٰھم صلِّ علیٰ سیّدنا محمّدٍ معدنِ الجودوالکرم وعلیٰ آلہٖ وبارک وسلم.

☆ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ منبر پر چڑھنے لگے۔ جب آپ نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو فرمایا آمین! پھر آپ نے دوسری سیڑھی پر قدم رکھا اور فرمایا آمین! پھر آپ نے تیسری سیڑھی پر قدم رکھا اور فرمایا آمین! صحابۂ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے آپ کا تین مرتبہ آمین فرمانا سنا ہے' فرمایا! جب میں نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا جبرئیل میرے پاس آئے اور بولے بدبخت ہو وہ شخص جس نے رمضان کو پایا' پھر رمضان گزر گیا اور اس کی مغفرت نہ ہوئی۔ میں نے کہا آمین! پھر انہوں نے کہا' بدبخت ہو وہ جس نے ماں باپ دونوں یا ایک کو پایا اور پھر انہوں نے اسے جنت میں داخل نہ کیا' میں نے کہا آمین! پھر وہ کہنے لگے' بدبخت ہو وہ جس کے سامنے آپ کا ذکر کیا جائے اور وہ آپ پر درود نہ پڑھے' میں نے کہا آمین!" اس کو امام بخاری نے الادب المفرد میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

اللّٰھم صلِّ علیٰ محمّدِ نِ النبّی وازواجہٖ اُمَّھَاتِ المؤمنین وذرّیتہٖ واھلِ بیتہٖ.

☆ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ "قیامت کے دن تین آدمی عرش خدا کے سایہ میں ہوں گے یہ وہ دن ہوگا جس میں اس کی سائے کے علاوہ کسی کا سایہ نہ ہوگا۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیک وسلم) وہ کون ہوں گے؟ فرمایا' جس نے میرے کسی امتی کی تکلیف دور کی اور میری سنت زندہ کی اور مجھ پر کثرت سے درود بھیجا۔

اللّٰھم صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھاتِ المُؤمِنِیْنَ وَذُرِّیَتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ.

☆ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر درود پڑھ کر اپنی مجلسوں کو زینت دو، بے شک تمہارا مجھ پر درود بھیجنا قیامت

کے دن نور ہوگا۔

اللّٰھم صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّہاتِ الْمُؤمِنِیْنَ وَذُرِّیَتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ.

☆ مجھ پر درود بھیجو' بے شک مجھ پر درود بھیجنا تمہارے (گناہوں کے) لئے کفارہ اور زکوٰۃ (پاکیزگی) ہے۔ جو مجھ پر ایک درود بھیجے' اللہ تعالیٰ اس پر دس درود بھیجتا ہے۔ مجھ پر درود پڑھنا قیامت کے دن پل صراط کے اندھیرے کے وقت نور ہوگا۔ جو شخص چاہے کہ قیامت کے دن اس کا ناپ پورا پورا ناپا جائے تو اسے مجھ پر بکثرت درود پڑھنا چاہیئے۔

الصلوٰۃ والسّلام علیک یاسیّدی یارسول اللہ

وعلیٰ آلک واصحابک یاسیّدی یاحبیب اللہ

☆ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے جبریل علیہ السلام سے کہا' اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ کون سا عمل محبوب ہے؟ کہا' یا محمد! آپ پر صلوٰۃ بھیجنا اور علی بن ابی طالب سے محبت کرنا۔

اللّٰھم صلِّ علیٰ محمّدٍ نبی الامّی وعلیٰ آلہٖ وسلّم تسلیمًا.

☆ سیدنا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ راوی ہیں "آدمی کے بخیل ہونے کو یہ کافی ہے کہ اس کے آگے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

صلی اللّٰہ علیٰ حبیبہٖ وآلہ واصحابہ وبارک وسلّم تسلیمًا

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر وہ کلام جس کی ابتداء اللہ تعالیٰ کا ذکر کئے بغیر اور مجھ پر درود بھیجے بغیر کی جائے وہ برکت سے کٹ جاتا ہے اور نامکمل رہتا ہے۔

اللّٰھم صلِّ علیٰ محمّدٍ کما تحّب وترضٰی لہٗ.

☆ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس کا وضو نہ ہو' اس کی نماز نہیں ہوتی اور جو بسم اللہ نہ پڑھے اس کا وضو نہیں ہوتا اور جو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ اور جو انصار سے محبت نہ رکھے اس کا درود قبول نہیں۔ (ابن ماجہ)

مولایَ صلِّ وسلم دائِماً ابدا علیٰ حبیبک خیرِ خلقِ کلِّہِم.

☆ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ "جو قوم کسی مجلس میں بیٹھی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجے چاہے وہ جنت میں داخل ہی کیوں نہ ہو جائے اس کو حسرت رہے گی جب اس کا اجر و ثواب دیکھیں گے۔

اللّٰھم صلِّ علیٰ سیّدنا محمّدٍ معدنِ الجود والکرم وعلیٰ آلہٖ وبارک وسلم.

☆ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ کوئی قوم جمع ہو کر منتشر ہو جائے اور نہ تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور نہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے تو ان کا کھڑا ہونا ایسا ہی ہے جیسے مردار بدبودار سے اٹھ کھڑے ہوئے ہوں۔

اللّٰھم صلِّ علیٰ محمّدِ نِ النبّی وازواجہٖ اُمَّھَاتِ المؤمنین وذرّیتہٖ واھلِ بیتہٖ.

☆ حضور رحمۃٌ للعالمین علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا: جب بھی دو مسلمان ملاقات کریں' پھر مصافحہ کریں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے ہی ان کے پہلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

اللّٰھم صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّہاتِ الْمُؤمِنِیْنَ وَذُرِّیَتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ.

☆ سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص میرا ذکر کرے اور مجھ پر درود بھیجے' اللہ اس کیلئے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کی دس خطائیں مٹا دیتا ہے اور اس کے دس درجے بلند کرتا ہے۔

الصلوٰۃ والسّلام علیک یاسیّدی یارسول اللہ

وعلیٰ آلک واصحابک یاسیّدی یاحبیب اللہ

☆ فرمایا: یہ بھی جفا ہے کہ ایک شخص کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

اللّٰھم صلِّ علیٰ محمّدٍ النبی الامّی وعلیٰ آلہٖ وسلّم تسلیمًا.

☆سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ شفیع اعظم ﷺ نے فرمایا جو مجھ پر درود بھیجے میں قیامت کے دن اس کا شفیع ہوں گا۔

صلی اللّٰہ علیٰ حبیبہٖ وآلہ واصحابہ وبارک وسلّم.

☆سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر دن میں ہزار مرتبہ درود بھیجے' وہ مرنے سے پہلے جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لے گا۔

اللّٰھم صلِّ علیٰ محمّدٍ کما تحّب وترضٰی لہٗ.

☆نبی رحمت علیہ الصلوۃ والسکینت نے ارشاد فرمایا: جو مجھ پر میری قبر کے پاس درود بھیجے اس کو میں خود سنتا ہوں اور جو دور سے مجھ پر درود بھیجے تو اس پر اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو مقرر فرما دیتا ہے جو مجھ تک پہنچا دیتا ہے اور یہ اس کی دنیا و آخرت کی حاجات حل کرنے کو کافی ہوتا ہے' اور قیامت کو میں اس کا گواہ یا شفیع ہوں گا۔

مولایَ صلِّ وسلم دائماً ابدا علیٰ حبیبک خیرِ الخلقِ کلِّھِم.

☆غمخوار امت علیہ التحیہ والسکینت نے فرمایا: اس کیلئے خرابی' جو قیامت کو میرے دیدار سے محروم رہا' سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا حضور! آپ کے دیدار سے کون محروم رہے گا؟ فرمایا بخیل! عرض کیا بخیل کون؟ فرمایا جو میرا نام سنے اور درود نہ بھیجے۔ اس کو شرف مصطفیٰ ابوسعید واعظ نے اس طرح روایت کیا' کہا کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سحری کے وقت کچھ سی رہی تھیں کہ سوئی گم ہوگئی اور چراغ گل ہو گیا' اتنے میں رسول پاک ﷺ تشریف لائے آپ کے نور سے سارا گھر بقعۂ نور بن گیا۔ ان کو سوئی مل گئی' عرض کیا حضور! آپ کا چہرۂ اقدس کتنا نورانی ہے! فرمایا اس کی بربادی جو میری زیارت سے محروم رہے۔

اللّٰھم صلِّ علیٰ سیّدنا محمّدٍ معدنِ الجود والکرم وعلیٰ آلہٖ وبارک وسلم.

☆سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم موذّن کی آواز سنو تو جو کچھ وہ کہتا ہے تم بھی کہو' پھر مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے پھر اللہ سے میرا وسیلہ مانگو' پس بے شک وہ جنت میں ایک منزل ہے جو کسی مرد خدا کے لئے ہی ہونی چاہئے اور مجھے امید ہے کہ وہ مرد خدا میں ہی ہوں پس جس نے اللہ تعالیٰ سے میرا وسیلہ مانگا' میری شفاعت اس کے لئے حلال ہوگئی۔

اللّٰھم صلِّ علیٰ محمّدِ نِ النبّی وازواجہٖ اُمَّھَاتِ المؤمنین وذرّیتہٖ واھلِ بیتہٖ.

☆ابن بشکوال نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب جمعرات کا دن آتا ہے اللہ تعالیٰ فرشتوں کو بھیجتا ہے جن کے ہمراہ چاندی کے صحیفے اور سونے کے قلم ہوتے ہیں جو جمعرات کے دن اور جمعہ کی رات ان لوگوں کی فہرست تیار کرتے ہیں جو سب سے زیادہ نبی ﷺ پر درور شریف بھیجتے ہیں۔

اللّٰھم صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیّ وَاَزْواجِہٖ اُمَّھاتِ المُؤمِنِیْنَ وَذُرّیَتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ.

☆سیدنا صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: جب جمعہ کا دن اور جمعہ کی رات ہو تو مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔

الصلوٰۃ والسّلام علیک یاسیّدی یارسول اللہ

وعلیٰ آلک واصحابک یاسیّدی یاحبیب اللہ

☆سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کہ وہ حاضری کا دن ہے کہ اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور جو کوئی مجھ پر درود بھیجتا ہی اس کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے اسی وقت جب وہ فارغ ہوتا ہے۔ راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا وفات کے بعد بھی؟ فرمایا وفات کے بعد بھی' بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے جسم کھانا حرام کر دیا ہے' پس اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے اور اس کو رزق دیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ، طبرانی)

اللّٰھم صلِّ علیٰ محمّدٍ النبی الامّی وعلیٰ آلہٖ وسلّم تسلیمًا.

☆ فرمایا نبی کریم ﷺ نے: مجھ پر جمعہ اور جمعرات کو بکثرت درود بھیجا کرو، بے شک جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اس کو بیہقی نے فضائل اوقات میں سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

صلی اللّٰہ علیٰ حبیبہٖ و آلہ واصحابہ وبارک وسلّم.

☆ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ کے کچھ ملائکہ ہیں جو زمین پر پھرتے رہتے ہیں اور ذکر کے حلقے ڈھونڈتے ہیں، پھر جو وہاں آتے ہیں تو ان پر چھا جاتے ہیں پھر اپنے قاصد اللہ کی بارگاہ میں آسمان کی طرف بھیج دیتے ہیں، وہ عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب! ہم تیرے بندوں کے پاس آئے جو تیری نعمتوں کی تعظیم کرتے اور تیری کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور تیرے نبی محمد ﷺ پر درود بھیجتے ہیں اپنی آخرت اور دنیا کے لئے دعا کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان پر میری رحمت پھیلا کر ڈھانپ دو، وہ عرض کرتے ہیں، الٰہی ان میں فلاں بڑا گنہگار بھی تھا جو ویسے ہی ان میں آیا تھا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس پر بھی میری رحمت کا سایہ کردو کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جن کا ہمنشیں بد بخت نہیں رہتا۔

اللّٰھم صلِّ علیٰ محمّدٍ کما تحّب وترضٰی لہٗ.

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے گشت لگانے والے فرشتے ہیں جب ذکر کی مجلسوں کے پاس سے گزرتے ہیں ایک دوسرے سے کہتے ہیں، بیٹھ جاؤ! جب قوم دعا مانگتی ہے یہ ان کی دعا پر آمین کہتے ہیں۔ جب یہ لوگ نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں یہ بھی ان کے ساتھ درود بھیجتے ہیں یہاں تک کہ سب فارغ ہو جاتے ہیں، پھر ایک دوسرے سے کہتے ہیں ان لوگوں کو مبارک ہو کہ بخشے ہوئے واپس لوٹ رہے ہیں۔

مولایَ صلِّ وسلم دائماً ابدا علیٰ حبیبک خیرِ الخلقِ کلِّھِم.

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ''بے شک اللہ کے خاص نورانی فرشتے ہیں جو صرف جمعہ یا جمعرات کو زمین پر آتے ہیں، ان کے ہاتھوں میں سونے کے قلم ہوتے ہیں اور چاندی کی دواتیں اور نور کے کاغذ، ان پر صرف وہ درود شریف لکھتے ہیں جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھیجا جاتا ہے''۔

(دیلمی)

اللّٰھم صلِّ علیٰ سیّدنا محمّدٍ معدنِ الجودوالکرم وعلیٰ آلہٖ وبارک وسلم.

☆ سیدنا عمار بن یاسر راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جس کو قدرت نے تمام مخلوق کی آواز سننے کی طاقت دی ہے میری وفات کے وقت سے وہ میری قبر پر کھڑا رہے گا جو بھی شخص مجھ پر درود بھیجے گا، وہ فرشتہ کہے گا، یا محمد! آپ پر فلاں ابن فلاں نے درود بھیجا ہے، فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس آدمی پر ایک درود کے بدلے دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اس کو ابوالشیخ بن حبان نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

اللّٰھم صلِّ علیٰ محمّدِ نِ النبّی وازواجہٖ اُمّھَاتِ المؤمنین وذرّیتہٖ واھلِ بیتہٖ.

☆ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا: جس مسلمان کے پاس صدقہ نہ ہو تو اپنی دعا میں یہ کہے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ یہی اس کی زکوٰۃ ہے اور فرمایا مومن نیکی سے سیر نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس کی آخری منزل جنت ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سیدنا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ
وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ

☆ سیدنا سہل بن سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرکار مدینہ سرور قلب وسینہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے اپنے فقر وفاقہ اور تنگدستی کی شکایت کی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جب اپنے گھر جاؤ تو سلام کہا کرو چاہے گھر میں کوئی ہو یا نہ ہو، پھر مجھ پر سلام کہو اور ایک مرتبہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ......الخ پڑھو۔ اس شخص نے ایسا ہی کیا اللہ تعالیٰ نے اس پر رزق وسیع کیا یہاں تک کہ اس کے رشتہ داروں، ہمسایوں پر بھی کشائش رزق فرمائی۔

الصلوٰۃ والسّلام علیک یاسیّدی یارسول اللہ

وعلیٰ آلک واصحابک یاسیّدی یاحبیب اللہ

سیدنا ابوحمری الساعدی سے روایت ہے کہ صحابۂ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ! (صلی اللہ علیک وسلم) ہم آپ پر کس طرح درود بھیجا کریں؟ فرمایا یوں کہو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَاصَلَّیْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ (بخاری)

اللّٰھم صلِّ علیٰ محمّدٍ النبی الامّی وعلیٰ آلہٖ وسلّم تسلیمًا.

☆ رسول اکرم ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو محمد ﷺ پر درود وسلام بھیجتے، پھر یہ دعا مانگتے: ''**اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْٓ اَبْوَابَ فَضْلِکَ**'' الٰہی! میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔

صلی اللّٰہ علیٰ حبیبہٖ و آلہ واصحابہ وبارک وسلّم.

☆ نبی کریم رؤوف رحیم ﷺ اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے درمیان کوئی نہیں بیٹھتا تھا۔ ایک دن ایک شخص آیا تو نبی اکرم ﷺ نے اس کو اپنے درمیان بٹھالیا، صحابۂ کرام کو اس پر تعجب ہوا، جب وہ شخص چلا گیا تو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا: یہ شخص اس طرح درود پڑھتا ہے: **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ** (اونحوھذا)'' ''الٰہی! محمد ﷺ پر درود بھیج جیسے تو ان کیلئے چاہے اور پسند کرے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

☆ حضرت ابوقرصافہ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص اپنے بستر پر آئے اور **تَبٰرَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ**......سورۂ ملک پوری پڑھے، پھر یوں دعا مانگے، اے اللہ! حل اور حرم کے رب! حرمت والے شہر کے مالک! رکن کے رب! مقام کے رب! مشعر حرام کے مالک! ہر آیت کے صدقے جسے تو نے ماہ رمضان میں نازل فرمایا محمد ﷺ کی روح اقدس پر ہدیۂ وسلام پہنچا۔ چار مرتبہ یہی کہے اللہ تعالیٰ دو فرشتے مقرر فرمادیتا ہے جو محمد ﷺ کی خدمت میں آتے ہیں اور عرض کرتے ہیں، حضور! فلاں ابن فلاں آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت پیش کرتا ہے، میں جواب میں فرماتا ہوں میری طرف سے فلاں ابن فلاں پر سلام اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔

مولایَ صلِّ وسلم دائماً ابدا علیٰ حبیبک خیرِ الخلقِ کلِّھِم.

☆ حضور شفیع اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کوئی بات کرنا چاہے اور وہ بات اس کو بھول جائے تو مجھ پر درود بھیجے امید ہے مجھ پر درود پڑھنے کے بعد اس کو اپنی بات یاد آجائے گی۔

اللّٰھم صلِّ علیٰ سیّدنا محمّدٍ معدنِ الجودوالکریم وعلیٰ آلہٖ وبارك وسلم۔

آدابِ درودشریف

☆ درودشریف اپنے دل کو محبت رسول ﷺ کے جذبات میں ڈوب کر پڑھنا چاہیے کیونکہ محبت سے پڑھا جانے والا درود وسلام سرور کائنات علیہ الصلوات

والتسلیمات خود سنتے ہیں۔

☆ قلب ونظر میں اخلاص اور تقویٰ کا ہونا بے حد ضروری ہے۔ درود شریف پڑھتے وقت کسی قسم کی ریا کاری یا دکھلاوے کا تصور نہیں ہونا چاہئے۔ اور ادب واحترام کے سب تقاضوں کو مدّ نظر رکھیں اور مکمل خشوع وخضوع کے ساتھ درود شریف پیش کریں۔

☆ جسم کی طہارت اور پاکیزگی ہونی چاہئے۔ افضل ہے کہ باوضو درود شریف پیش کیا جائے۔

☆ لباس صاف ستھرا اور دھلا ہوا ہو اور خوشبو، عطر وغیرہ کا اہتمام کریں۔

☆ درود شریف پڑھنے کی جگہ بھی پاکیزہ اور صاف ستھری ہو۔ بدبودار جگہ، کسی تھیٹر یا سینما ہال وغیرہ میں درود شریف سے اجتناب کیا جائے کیونکہ یہ فعل بے ادبی کے زمرے میں آئے گا۔

☆ درود شریف اگرچہ افضل ترین عبادتوں میں سے ہے لیکن فرائض وواجبات سب سے پہلے ہیں۔ لہٰذا درود شریف تب ہی مقبول ومنظور ہوگا جب ہم نماز، روزہ، زکوٰۃ اور دیگر ارکان اسلام کی پابندی بدرجہ اولیٰ کریں۔

☆ درود شریف کا ورد کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر کرنا چاہئے کہ اس نے یہ توفیق بخشی کہ اس کے حکم کی فرمانبرداری کی اور سرکار مدینہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی رضا اور خوشنودی بھی حاصل ہوئی۔

☆ اللہ ربّ العزّت ہمیں انتہائی ادب اور احترام کے ساتھ درود وسلام بکثرت پڑھتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

اللّٰھم صلِّ علیٰ محمّد
کما تحبّ وترضیٰ لَہ۔

درود وسلام پڑھنے کے خاص مواقع

یوں تو سرکارِ مدینہ سرورِ قلب وسینہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں درود وسلام کے گجرے پیش کرنا ہر وقت اور ہر حال میں خیر وبرکت کا موجب ہے۔تاہم بعض خصوصی ایاّم اور اوقات میں برکات کئی گناہ بڑھ جاتی ہیں۔ان نوری ایاّم اور کیفّیات کا ذکر مختصراً درج ذیل ہے:-

1- جمعۃ المبارک کی شب اور جمعہ کے دن کثرت سے درود وسلام بھیجنا افضل ہے۔

2- وضو کرتے وقت اور وضو سے فارغ ہونے کے بعد درود وسلام بھیجیں۔

3- موذّن اور اذان سننے والے ہر اذان کے بعد حضور اکرم ﷺ پر درود وسلام بھیجیں۔

4- اقامت کے وقت بھی درود وسلام پڑھا جائے۔

5- مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت حضور اکرم ﷺ پر درود وسلام پڑھیں۔

6- نماز کے دوران آخری تشہد میں درود شریف بھیجیں۔

7- پانچوں نمازوں کے بعد درود وسلام پڑھا جائے۔

8- نماز تہجّد ادا کریں تو درود وسلام پڑھیں۔

9- خطبات مثلاً خطبۂ جمعہ، خطبۂ عیدین، خطبۂ نکاح وغیرہ کے دوران درود وسلام پڑھا جائے۔

10- درود وسلام پڑھنے کا ایک موقع تکبیراتِ عیدین کے درمیان ہے۔

11- غربت اور تنگدستی کی وجہ سے صدقہ وخیرات دینے کی استطاعت نہ ہو تو درود وسلام پڑھنا چاہئے۔

12- وصیت لکھواتے وقت درود وسلام پڑھنا چاہئے۔

13- نماز جنازہ کے دوران ثناء رب ذوالجلال کے بعد حضور اکرم ﷺ پر درود وسلام بھیجنا ضروری ہے۔

14- امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق میّت کو قبر میں اتارتے وقت درود وسلام بھیجیں۔

15- جب سفر کا ارادہ کریں تو سرکار مدینہ علیہ التحیہ والسکینہ پر درود وسلام بھیجیں۔

16- کسی سواری پر سوار ہوتے وقت بھی سفر کی دعا کے بعد درود وسلام پڑھیں۔

17- ارکانِ حج کی ادائیگی کے دوران درود وسلام کی کثرت کریں خصوصاً تلبیہ سے فراغت کے وقت، سعی کے دوران، حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت، نویں ذوالحجہ کو وقوفِ عرفات کے دوران، مسجد خیف کے قریب، جب طواف وداع سے فارغ ہوں تو آقائے نامدار، سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ پیش کریں۔

18- حج کے علاوہ عمرہ کی ادائیگی یا طواف بیت اللہ کے دوران دعاؤں کے درمیان حضور اکرم آقائے دوعالم ﷺ پر کثرت سے صلوٰۃ وسلام بھیجیں۔

19- زائر مدینہ کو چاہئے کہ عزمِ زیارتِ حرم نبوی علی صاحبہ الصلوۃ والسلام سے لے کر شہنشاہ کائنات فخر موجودات ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضری تک اور پھر دیارِ طیبہ سے الوداع ہونے تک ہمہ وقت درود وسلام میں مصروف رہے۔کیونکہ اس مقدس سرزمین پر درود وسلام ہی افضل ترین عبادت ہے۔

20- حضور اکرم ﷺ کے تبّرکات کی زیارت کرتے وقت یا آپ کے وطن پاک اور آپ کے قیام کے مقامات مثلاً مقام بدر، جبل احد، وغیرہ سے گزرتے ہوئے درود وسلام پڑھیں۔

21- دعا کے آغاز اور اختتام پر درود شریف ضرور پڑھیں۔

22- ختم قرآن کے موقع پر درود وسلام پڑھا جائے۔

23- اسی طرح حدیثِ مبارکہ پڑھتے یا سنتے وقت درود شریف پڑھیں۔

24- دورانِ تحریر حضور اکرم ﷺ کا اسمِ گرامی لکھیں تو پورا درود و سلام لکھنے کوشش کریں۔ صلعم یا ص وغیرہ لکھنے کے بجائے مکمل درود و سلام "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" لکھنا چاہئے۔

25- ہر بامقصد اور جائز کام کی ابتداء تسمیہ اور درود و سلام سے کیجیے۔

26- کسی جلسہ، اجتماع یا اجلاس کا انعقاد ہو تو اسے اللہ تعالیٰ کے ذکر اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام سے برکت اور سعادت دیں۔

27- جب دو مسلمان بھائی آپس میں ملاقات اور مصافحہ کریں تو سرکارِ دو عالم ﷺ پر درود بھیجیں۔

28- رنج والم اور تکلیف یا دکھ کے وقت درود و سلام پڑھیں۔

29- درود شریف پڑھنے کا ایک مقام یہ بھی ہے کہ جب انسان فقر و فاقہ میں مبتلا ہو یا اس کا اندیشہ ہو تو کثرت سے دور درود و سلام پڑھے۔

30- جب طاعون (یا کوئی اور وباء) پھوٹ پڑے تو درود و سلام کی کثرت کی جائے۔

31- جب کسی پر بے گناہ پر تہمت لگے تو وہ الزام سے محفوظ رہنے کے لئے درود و سلام پڑھے۔

32- جب انسان سے کوئی گناہ سرزد ہو تو توبہ واستغفار کے ساتھ ساتھ سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام بھیجے۔

33- زراعت کے دوران بوائی کے وقت درود و سلام بکثرت پڑھنا چاہئے۔

34- جب پاؤں سو جائیں یا کان بجنے لگیں تو درود شریف کا ورد کریں۔

35- رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے "جب تم کوئی چیز بھول جاؤ تو مجھ پر درود و سلام بھیجو انشاء اللہ یاد آجائے گی"۔

36- جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہو تو نبی مکرم ﷺ پر درود و سلام بھیجے۔

37- سوتے وقت درود شریف پڑھیں اور جس شخص کو نیند کم آتی ہو وہ بھی درود شریف پڑھے۔

38- بازار یا مارکیٹ میں جائیں یا کسی دعوت یا تقریب سے واپس لوٹیں تو درود و سلام پڑھیں۔

39- جب کوئی شے پیاری لگے یا کوئی چیز باعثِ تعجب ہو تو یہ بھی درود شریف پڑھنے کا ایک مقام ہے۔

0 -

صلّی اللّٰہ علیٰ النبی الامّیِ الامین الکریم
وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلّم

درودوں کی مصطفائی کہکشاں

یہاں درودوں کی ایک کہکشاں پیش خدمت ہے۔ یہ تمام درود حضور سیّد العالمین خاتم النبیّن حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مختلف احادیث میں

اپنے صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم کو سکھلائے ہیں:-

☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ فِی العٰلَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ.

☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰٓی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰٓی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

☆ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا جَعَلْتَھَا عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

☆ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا جَعَلْتَھَا عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَ بَارِکْ عَلٰٓی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ.

☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاَزْوَجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاَزْوَجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاَزْوَجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدً اوَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰٓی اٰلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْنَا مَعَھُمْ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اَھْلِ بیْتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلَیْنَا مَعَھُمْ صَلوٰۃُاللّٰہِ وَصَلوٰۃُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی مُحَمَّدِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ.

☆ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِکَ وَرَحْمَتِکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ و رَسُوْلِکَ

اِمَامِ الْخَيْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَتِ اَللّٰهُمَّ ابعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَّغْبِطُه بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اَبْلِغْهَا لْوَسِيْلَتَه وَالدَّرَجتَ الرَّفِيْعَةَ مِنَ الجَنَّتِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي المُصْطَفِيْنَ مَحبَتَهُ وَفِي الْمُقَرَّبِيْنَ مَوَدَّتَهُ وَفِي الْاَعْلَيْنَ ذِكْرَهُ وَدَارَهُ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰٓى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَارْ حَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ كَمَا رَحِمْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰٓى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَ وَتَرَحَمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلَ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمِ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ وَ تَحَنَّنْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَحَنَّنْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ وَسَلِّمْ عَلٰٓى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا سَلَّمْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا سَلَّمْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَ تَحَنَّنْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تُحَنَّنْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَارْ حَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ كَمَا رَحِمْتَ اِبْرَاهِيْمَ وَ اٰلَ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَابَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَابَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُوْمِنِيْنَ وَذُرِّيَتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ.

☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَابَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍوَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍاَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰٓى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ.

☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَاصَلَّيْتَ وَ بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي العٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَتَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَمْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِاِبْرَاهِيْمَ.

☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ کَمَا رَحِمْتَ اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلَ اِبْرَاھِیْمَ.

☆ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِکَ وَرَحْمَتَکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا جَعَلْتَھَاعَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

☆ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِکَ وَبَرَکَاتِکَ وَرَحْمَتِکَ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ اِمَامِ الْخَیْرِ وَقَائِدِالْخَیْرِ اَللّٰھُمَّ ابْعَثْہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا یَّغْبِطُہٗ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ وَعَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ وَعَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ وَاَزْوَجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِیَتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

☆ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ وَاَزْوَجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِیَتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَآ اَمَرْتَنَآ اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ وَصَلِّ کَمَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ.

☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضًی وَّ لِحَقِّہٖ اَدَآءً وَّ اَعْطِہِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْمَقَامَ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَاجْزِہٖ عَنَّا مَا ھُوَاَھْلُہٗ وَاجْزِہٖ عَنَّا مِنْ اَفْضَلِ مَا جَزَیْتَ نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِہٖ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ اِخْوَانِہٖ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصَّا لِحِیْنَ یَآاَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ.

☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ.

☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِہٖ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِہٖ فِی الْقُبُوْرِ.

☆ جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَاھُوَ اَھْلُہٗ.

سرورِ کائنات ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضری اور درود وسلام کا بیان

درود وسلام بکثرت پڑھنے کے مقامات میں افضل ترین مقام مدینہ طیبہ کی زیارت کے دوران ہے۔زائرِ مدینہ جونہی اس مقدس ترین شہر کے لئے عازم سفر ہوتو درود شریف اور سلام کی کثرت کرے۔مدینہ طیبہ کی زیارت ایک ایسی سعادت ہے جو مقدر کی سرفرازی والوں کو ہی نصیب ہوتی ہے۔مدینہ طیبہ سب شہروں سے بڑھ کر مقدس اور منور کیوں نہ ہو۔وہاں مقصودِ کائنات محبوب خدا امام الانبیاء حضور رحمتہ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیہ والثناء آرام فرما ہیں۔مدینہ طیبہ کے بارے میں آپ کا فرمان ہے ''جو شخص مدینہ میں انتقال کرے اس کے لئے میں قیامت کے دن شفیع بنوں گا''۔اسی لئے امیر المومنین سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اکثر دعا کرتے تھے۔''اے اللہ مجھے اپنی راہ میں شہادت نصیب کر اور مجھے اپنے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہر میں موت عطا کر''۔

سرکار دوعالم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:''جس نے میری قبر کی زیارت کی۔اس کیلئے میری شفاعت واجب ہوگئی''۔

ایک اور حدیث مبارکہ ہے: ''جس نے میرے دنیا سے چلے جانے کے بعد میری زیارت کی وہ ایسا ہی ہے گویا کہ اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔ لہٰذا جب زائر مدینہ کی نظر اس شہر مقدس کے بام و در، بازاروں، گلیوں، مکانات اور عمارتوں پر پڑے تو وہ فوراً محبت سے آنکھوں کو نم کر کے، خشوع و خضوع کے ساتھ درود و سلام کے نذرانے پیش کرے۔ انہی گلیوں اور بازاروں کو آپ کے نعلین پاک چومنے کا شرف حاصل ہے۔ انہی فضاؤں میں آپ کے پسینہ مبارک کی خوشبو رچی بسی ہے۔

؎ عرصہ ہوا طیبہ کی گلیوں سے وہ گزرے تھے
ان گلیوں میں اب تک بھی خوشبو ہے پسینے کی (مرزا شکور بیگؒ)

صلی اللّٰہ علیٰ حبیبہٖ وآلہ واصحابہ وبارك وسلّم۔

ایک بات ذہن نشین رہے کہ مدینہ طیبہ میں ایک ایک لمحہ غنیمت جانیں اور درود و سلام کثرت سے پیش کریں کیونکہ یہاں پر سب سے افضل عبادت یہی ہے۔ جنت البقیع، مسجد قباء، مسجد قبلتین، جبل احد، یا سیّد الشہداء سیّدنا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے مرقد انور کی زیارت کیلئے جائیں تو بھی درود و سلام بکثرت پڑھتے رہیں۔ شہر دلبر کے گلی کوچوں سے گزرتے ہوئے جب بھی سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد کے مینار یا قبۂ خضراء کے ایمان افروز جلوے نظر آئیں تو درود شریف ضرور پڑھیں۔

اس پاک شہر میں داخل ہوتے ہی زائرین مدینہ کو چاہئے کہ جونہی مسجد نبوی کے میناروں پر نظر پڑے یا قبۂ خضرا کا حسین جلوہ نظر آئے تو ڈبڈباتی آنکھوں، لرزتے ہونٹوں اور دل کی گہرائیوں سے صلوٰۃ وسلام پیش کریں۔ اپنی رہائش گاہ میں غسل کریں، نئے کپڑے پہنیں، خوشبو لگائیں اور انتہائی ادب و احترام کے ساتھ، گناہوں کے باعث ڈرتے کانپتے اور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت اور عنایات کی قوی امید لیے ہوئے، مسجد نبوی علی صاحبہ الصلوۃ والسلام میں واقع نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ انور کی جانب روانہ ہوں۔

؎ حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقعہ ہے او جانے والے (سیدی اعلیٰ حضرتؒ)

مسجد نبوی علی صاحبہ الف الف صلوۃ وسلاما میں باب جبریل علیہ السلام سے داخل ہونا افضل ہے اور اگر زائرین کے رش کی وجہ سے ایسا کرنا ممکن نہ ہو یا دوسرے زائرین کے لئے باعثِ زحمت ہو تو حرم نبوی کے کسی بھی دروازے پر کھڑے ہو کر انتہائی ادب سے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ پڑھیں۔ چند ثانیے رکیں گویا آپ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت کے طلبگار ہیں۔ پھر یہ دعا پڑھتے ہوئے دایاں پاؤں مسجد کے اندر رکھیں:

بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نام سے اور درود و سلام رسول اللہ پر، الٰہی مجھے میرے گناہ معاف کر دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

مسجد نبوی شریف میں داخل ہونے پر (اوقاتِ مکروہہ کے علاوہ) دو رکعت نماز تحیۃ المسجد ادا کریں۔ پھر ذکر الٰہی اور استغفار کے بعد مسجد نبوی شریف کے جنوب مشرقی حصے میں درمیان والی جالیوں میں بنے بڑے گول سوراخ کے سامنے مواجہہ عالی میں کھڑے ہو کر ہدیۂ درود و سلام پیش کریں۔ سلام کے چند صیغے قارئینِ کرام کی سہولت کے لیے درج کیے جا رہے ہیں:-

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَفْوَۃَ اللّٰہِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاخَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَآ اِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا قَآئِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ الرَّحْمَۃِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا فَارِجَ الْغُمَّۃِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ بَھَرَتْ اٰثَارُ سَنَآئِہٖ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَتِیْجَۃَ الشَّرَفِ الْبَاذِخِ، اَلسَّلَامُ یَا نُبْذَۃَ الْمَجْدِ التَّھَاسِخِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَآ اِمَامَ الْاَنْبِیَآءِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَفْوَۃَ الْاَصْفِیَآءِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا دُرَّۃَ لُؤیٍ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا غُرَّۃَ قُصَیٍّ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْبَعَ الْمَکَارِمِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سُلَالَۃَ الْاَکَارِمِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ بَھَرَتْ اٰیٰتُہٗ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ ظَھَرَتْ مُعْجِزَاتُہٗ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَاالنَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ.

ترجمہ: اے رسولِ خدا! آپ پرسلام' اے خدا کے نبی آپ پرسلام' اے حبیب خدا! آپ پرسلام' اے اللہ کے مخلص دوست! آپ پرسلام' اے اللہ کی مخلوق میں سب سے بہتر! آپ پرسلام' اے رسولوں کے سردار! آپ پرسلام' اے نبیوں کے ختم فرمانے والے! آپ پرسلام' اے پرہیز گاروں کے پیشوا! آپ پر سلام' اے چمکتی پیشانیوں اور چمکیلے ہاتھ پاؤں والوں کے قائد! آپ پرسلام' اے وہ ذات! جس کی بزرگی کی شعائیں سب پر غالب ہوگئیں' آپ پرسلام' اے وہ ہستی جس کی عطا کے بول پرسے! آپ پرسلام' اے وہ ذات جنکی بلندی کے انوار ظاہر ہوئے! آپ پرسلام' اے وہ ذات! جنکی بلندی کے نشان غالب ہوگئے' آپ پرسلام' اے عظیم الشان بزرگوں کی اولاد! آپ پرسلام' اے محکم بندگی کے خلاصہ! آپ پرسلام' اے نبیوں کے امام! آپ پرسلام' اے سب سے بڑھ کر مخلص دوست! آپ پرسلام' اے (اپنے جدِّ امجد) لُؤَیّ کے چمکتے موتی! آپ پرسلام' اے (اپنے جدِّ مکرم) قُصَیّ کی پیشانی کے نور! آپ پرسلام' اے خوبیوں کے منبع! آپ پرسلام' اے شرفاء کی اولاد! آپ پرسلام' اے وہ ذات جنکی نشانیاں سب پر غالب رہیں! آپ پرسلام' اے وہ ذات جن کے معجزات سب پر ظاہر ہوئے! آپ پرسلام' اے (امتیازی شان کے ساتھ) غیب بتانے والے (نبی)' آپ پرسلام اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں (نازل) ہوں۔

مواجہہ عالی میں سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں سلام پیش کرنے کے بعد تھوڑا سا آگے بڑھ کر رُکیں اور پہلے والے گول سوراخ سے قدرے چھوٹے گول سوراخ کے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جاں نثار صحابی سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اس طرح سلام پیش کریں۔

اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يَا خَلِيْفَةَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يَا مَنْ اَيَّدَهُ اللّٰهُ بِهٖ يَوْمَ الرِّدَّةِ الدِّيْنَ اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يَامَنْ اَنْفَقَ فِى ذَاتِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ مَالَهُ قَلِيْلَهُ وَلَمْ يَتْرُکْ لِنَفْسِهٖ وَلَا لِاَهْلِهٖ اِلَّا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ.

ترجمہ: سلام آپ پر اے خلیفہ سید المرسلین! سلام آپ پر جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ردّت کے دن دین کی مدد کی اور آپ نے اللہ تعالی اور اس کے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راستہ میں اپنا تمام مال خرچ کر دیا اور اپنے اہل وعیال کیلئے سوائے خدا اور سول کے کچھ نہ چھوڑا۔

تھوڑا اور مشرقی سمت چھوٹے گول سوراخ کے سامنے کھڑے ہو کر سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اس طرح سلام عرض کیں:

اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يَآ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يَا مَنْ اَيَّدَ اللّٰهُ بِهِ الدِّيْنَ. اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يَا مَنْ لَّمْ تَاْخُذْهُ فِى اللّٰهِ لَوْمَةَ لآئِمٍ فَلَمْ يَدَعِ الْحَقُّ لَهٗ صِدِّيْقًا اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يَا مَنْ مَّا لَقِيَهُ الشَّيْطٰنُ سَالِکاً طَرِيْقًا اِلَّا اتَّخَذَ غَيْرَ طَرِيْقِهٖ طَرِيْقًا. اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يَا مُحَدِّث هٰذِهِ الْاُمَّةِ النَّاطِقُ بِالصَّوَابِ اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يَآ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ.

ترجمہ: اے امیر المومنین! آپ پرسلام' آپ پرسلام! جن کے وسیلہ سے اللہ نے دین کی مدد فرمائی' سلام آپ پر جن کو اللہ کے راستے میں کسی ملامت گر کی ملامت نے پکڑا' سوحق نے ان کا کوئی ساتھ نہ چھوڑا (کہ کسی سے رعایت کرتے) آپ پرسلام! کہ جس راستے پر شیطان نے آپ کو چلتے دیکھا' اسے چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کیا' آپ پرسلام اے اس امت کے محدِّث! جو ہمیشہ صحیح بات کہنے والے ہیں' اے امیر المومنین! عمر بن الخطاب آپ پرسلام ہو۔

آخر میں اپنے والدین دوست واحباب کا سلام پیش کریں اور حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نظر رحمت وشفاعت کی دعا کریں۔

ھالۂ افکار

درود شریف کے حوالے سے چند اہم گزارشات

☆احباب سے ایک اہم استدعا

جس طرح آج ہم اپنے معزز احباب اور بزرگوں کو جناب اور محترم جیسے الفاظ سے مخاطب کرتے ہیں، عالم عرب کے ذرائع ابلاغ میں بھی ''السیّد'' کا استعمال عام ہے۔اسی طرح ادب و محترم اور عقیدت و محبت کا تقاضا یہ ہے کہ درود شریف اور سلام میں آقائے نامدار سیّد ابرار مدنی تاجدار حضور محمد مصطفٰی علیہ التحیہ والثناء کے نام سے پہلے سیّدی (میرے آقا) سیّدنا (ہمارے آقا) کا اضافہ کیا جائے تو انتہائی افضل اور مستحب ہے۔تا کہ کچھ نہ کچھ حق غلامی ادا ہوتا رہے۔

الصلوٰۃ والسّلام علیک یاسیّدی یارسول اللہ

وعلیٰ آلک واصحابک یاسیّدی یاحبیب اللہ

☆ایک غلط فہمی کا ازالہ

بعض احباب اس بات پہ اِصرار کرتے ہیں کہ 'یا' کے صیغہ سے یعنی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِی یَارَسُوْلَ اللّٰہِ. درود و سلام بھیجنا جائز نہیں ہے۔آج کے جدید مواصلاتی نظام مثلاً سیٹلائیٹ نیٹ ورکس (Satellite Net Works)، کمپیوٹرز اور انٹرنیٹ لنکس (Internet Links) جیسی اونچے درجے کی ٹیکنالوجی نے یہ مسائل مکمل طور پر حل کر دیئے ہیں۔پینٹا گون واشنگٹن میں بیٹھا ایک اوسط درجے کی قابلیت (Average Capabilty) کا حامل شخص، افغانستان، عراق، ماسکو، کوریا غرض پوری دنیا کو مانیٹر (Monitor) کرسکتا ہے اور چھوٹی سے چھوٹی کارگزاریوں (Minor Activities) کا تجزیہ (Anlysis) کر کے ان کا تدارک کرسکتا ہے، تو کیا خالق ارض و سما سے یہ بعید ہے کہ وہ اپنی محبوب ترین ہستی افضل الانبیاء حضرت محمد مصطفٰی ﷺ کو انسانی خصائص (Qualities) سے کروڑ ہا درجے بہتر اوصاف اور صلاحیتیں عطا فرمائے۔

اگرچہ احادیث میں یہ بات موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتے کی ڈیوٹی لگائی ہے کہ وہ تمام مسلمانوں کا درود شریف سنتا ہے اور آپ کی خدمت میں پیش کر دیتا ہے۔آج کے دور میں اسے ہم پرائیویٹ اسسٹنٹ (Private Assistant) کی ذمہ داری کہہ سکتے ہیں۔علمائے کرام فرماتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کی خدمت اقدس پر معمور فرشتے کو یہ صلاحیت دے سکتا ہے کہ وہ مشرق و مغرب اور عالم وجود کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک پڑھا جانے والا درود شریف سنتا ہے اور پڑھنے والوں کو بھی بخوبی جانتا پہچانتا ہے تو بھلا خود آپ کو اپنے غلاموں کے درود و سلام سے کیونکر بے خبر رکھ سکتا ہے۔ویسے بھی محبوب کبریا سیّد الانبیاء علیہ التحیہ والثناء کی حدیث پاک گزر چکی ہے کہ محبت سے پڑھنے والوں کا درود میں خود سنتا ہوں۔

میرے ایک مہربان دوست عاشق مدینہ خواجہ محمد امین طاہر بیان کرتے ہیں کہ کچھ عرصہ بیشتر میں نے محترم قائد اہلسنت حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی مدظلہ العالی کی خدمت میں ان کی والدہ محترمہ کے چہلم کے موقعہ پر درود شریف کا نذرانہ پیش کیا۔تو آپ نے فرمایا ''ایسا درود شریف جو ہم لوگ عدم توجہی سے یا چلتے پھرتے پڑھتے ہیں اسے حضور سیّد العالمین علیہ الصلوۃ والتسلیم کی بارگاہ اقدس میں شایان شان طریق سے پیش کرنے کیلئے فرشتے ڈیوٹی پر مأمور ہیں لیکن جو درود شریف ہم باوضو ہو کر پورے خشوع و خضوع اور محبت و عشق کے تمام آداب کا خیال کرتے ہوئے آپ کے تصوّر میں گم ہو کر پیش کرتے ہیں وہ حضور سیّد العالمین علیہ الصلوۃ والتسلیم نظر رحمت فرماتے ہوئے بنفس نفیس خود سنتے ہیں اور فوراً ہی قبول فرما لیتے ہیں''۔

کشف المحجوب میں سیّد الاولیاء حضرت داتا گنج بخش علی بن عثمان ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دلچسپ مثال بیان کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں ''پتھر کبھی آئینہ نہیں بن سکتا اگر چہ اسے کتنا ہی صیقل اور صاف وشفاف کرنے کی کوشش کی جائے لیکن اگر آئینہ زنگ آلود ہو جائے تو تھوڑا سا صاف کرنے سے وہ مجلّی اور مصفیٰ ہو جائے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پتھر کے اندر تاریکی اور آئینہ کے اندر چمک اس کی ذاتی اور اصل خوبی ہے۔ چونکہ ذات واصل قائم رہنے والی چیز ہوتی ہے اس لئے وہ کسی طرح زائل نہیں ہو سکتی اور صفت چونکہ عارضی وناپائیدار ہوتی ہے اور وہ قائم اور باقی رہنے والی چیز نہیں ہوتی اس لئے وہ جلد ہی زائل ہو جاتی ہے''۔ بالکل اسی طرح جن کے دل میں عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور فروزاں ہے وہ تو اس حقیقت کو تسلیم کر لیتے ہیں۔ لیکن جو توحید والوہیت کے پردے میں شان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تنقیص کیلئے کوشاں ہوتے ہیں، وہ ان سائنسی حقائق کو بھی جھٹلا دیتے ہیں۔

صلی اللّٰہ علیٰ حبیبہٖ وآلہ واصحابہ وبارك وسلّم۔

☆اہل سنت کا امتیازی وصف

جس طرح میلادِ مصطفیٰ علیہ التحیہ والثناء کا جشن منانا اور آپ کی تعریف وثنا اور نعت کی محافل کا انعقاد کرنا اہل سنت و جماعت کا امتیازی وصف ہے اسی طرح حضور رحمۃ للعالمین علیہ الصلوۃ والتسلیم کی ذات بابرکات پر اور آپ کی آل پاک، آپ کی ازواج مطہرات امہات المومنین اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر خوب خوب دُرود وسلام بھیجنا بھی ہماری پہچان ہے۔

ایک بار پیر لجپال حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ کی خدمت میں حاضری کا شرف ملا۔ آپ کے وصال سے صرف چند یوم قبل رمضان المبارک کے پہلے جمعۃ المبارک کی یہ بات ہے۔ راقم الحروف انجمن طلباءِ اسلام (ATI) کے عہدیدار کی حیثیت سے جھنگ کے دورے پر تھا۔ آپ کچھ دیر پہلے اسلامی نظریاتی کونسل کی میٹنگ سے تشریف لائے تھے۔ آپ بھی غزالی زمان علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی رحمۃ اللہ کی طرح انجمن طلباءِ اسلام کے کارکنان سے بے حد محبت اور شفقت فرماتے تھے۔ میں نے دعاء کیلئے عرض کیا۔ آپ نے دعاء فرمائی۔

میرے سینے پر ''سیدی یارسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم'' کا مونوگرام لگا ہوا تھا۔ آپ نے مسکرا کر پوچھا بیٹا یہ کیا ہے میں نے عرض کیا کہ یہ ''سیدی یارسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم'' لکھا ہوا ہے۔ آپ مسکرا کر کہنے لگے: بزرگ فرماتے ہیں کہ اگر شیطان کو بھگانا ہو تو لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھتے ہیں اور اگر بدمذہبوں کو بھگانا ہو تو یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم کہتے ہیں۔ میں ان کی اس لطیف و دلچسپ بات کا لطفِ شیریں آج بھی محسوس کرتا ہوں۔ عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ درود شریف' بکثرت اور اہتمام سے پڑھنا اہل سنت و جماعت کی نشانی ہے۔

☆ذہنی تناؤ (Anxiety Neurosis) اور پریشانیوں کا بہترین علاج

آج کے پرآشوب دور میں ہر آدمی نفسانفسی اور اپنی بقا کی جدوجہد میں مصروف ہے۔ اس عالم میں ہر شخص کو ذہنی تناؤ (Tension) اور پریشانی (Anxiety) کا سامنا ہے۔ یہی ذہنی تناؤ (Anxiety) اکثر بیماریوں' مثلاً ذیابیطس' ہائی بلڈ پریشر' امراض قلب' معدے کے السر اور سر کے مستقل درد کی بنیاد بن جاتی ہے۔ میں اپنے اکثر مریضوں کو Anxiety کا علاج درود شریف پڑھنے میں بتاتا ہوں۔ چنانچہ ان کا مرض دور ہو جاتا ہے۔

☆تحفۂ مدینہ طیبہ

جیسا کہ راقم الحروف نے مرزا عبدالشکور بیگ کے نعتیہ مجموعہ ''نکہتِ مدینہ'' کے آغاز میں تحریر کیا ہے کہ مسجد نبوی کے اندر بابِ بلال کے پہلے ستون کے ساتھ جہاں سے قبۂ خضرا کا نوری منظر نگاہوں کے سامنے ہوتا ہے۔ وہاں کے پُرنور ماحول میں مرزا عبدالشکور بیگ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے ایک تحفہ عطا کیا۔ مرزا صاحب کی قسمت کا عروج دیکھئے کہ تقریباً پینتیس (35) سال تک ہر سال رمضان کا مہینہ مدینہ طیبہ کی فضاؤں میں گزارا کرتے تھے۔ ان کی نعتیں سرکارِ مدینہ علیہ التحیہ والسکینہ کی محبت والفت کی خوشبو سے معطّر اور مدینہ طیبّہ کی گلیوں، بازاروں اور فضاؤں کے ذکر سے مزیّن ہیں۔ انہوں نے مجھے شوگر اور دیگر امراض سے بچاؤ کے لئے خصوصی درود پاک پڑھنے کی اجازت دی ہے۔ جو میں اپنے احباب کے لئے پیش کر رہا ہوں تاکہ وہ بھی ان سے فیض یاب ہو سکیں:

﴿ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ دَآءٍ وَّدَوَآءٍ ﴾

☆ درود وسلام کا اہتمام ایک دعوت‘ ایک مشن

سرکار دو عالم شفیع معظم حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیہ والثناء سے محبت رکھنے والے تمام احباب سے گذارش ہے کہ وہ قریہ قریہ شہر شہر اپنے علاقے‘ آفس یا ادارے میں میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور درود شریف کی باقاعدہ محافل کا ایک سرکل قائم کریں اور خصوصاً بچوں اور جوانوں‘ کو ان میں شرکت کی دعوت دیں تاکہ ان کے قلوب میں عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شمع فروزاں ہو سکے اور ورفعنا لك ذكرك کے مصداق پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر خیر بلند سے بلند تر ہوتا رہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس مشن کو زندگی کا حاصل اور آخرت کیلئے توشۂ خیر و برکت سمجھ کر اپنانے کی سعادت بخشے۔ آمین۔

☆ ایک خواہش ایک تمنا

ہمارے ہاں مساجد میں داخل ہونے کی دعا تو اکثر تحریر کی جاتی ہے لیکن درود شریف اہتمام سے تحریر نہیں کیا جاتا۔ مسجد نبوی میں روضۂ انور سے متصل دروازے باب البقیع کی پیشانی پر خطِ ثلث میں بہت دلکش اور جاذب نظر انداز میں مسجد میں داخل ہونے کی دعا اس طرح لکھی گئی ہے:

بِسُمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوُلِ اللّٰہِ‘ اَللّٰھُمَّ اغُفِرُ لِیُ ذُنُوُبِیُ وَافُتَحُ لِیُ اَبُوَابَ رَحُمَتِکَ.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نام سے اور درود وسلام رسول اللہ پر' الٰہی مجھے میرے گناہ معاف کردے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

میں اپنے احباب سے بصد احترام گزارش کروں گا کہ تمام مساجد میں اسی طرح دعاء تحریر کرنے کا اہتمام کریں۔ اے کاش میری یہ آواز خادم الحرمین الشریفین کے کانوں تک بھی پہنچے کہ وہ بھی بیت اللہ شریف کے ہر دروازے پر مسجد نبوی کے انداز میں درود شریف لکھنے کا اہتمام کریں۔ تاکہ وہاں درو دیوار پر اللہ تعالیٰ کے مبارک نام کے ساتھ اس کے رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے اسم گرامی کے نہ لکھنے کی دانستہ یا نادانستہ کمی کا احساس نہ ہو۔ کیونکہ آپ کے اسم گرامی کے بغیر تو کلمۂ طیبہ بھی مکمل نہیں ہوتا۔ اے کاش ہماری زندگی میں ہی ایسا ہو اور بیت اللہ شریف کے ہر باب رحمت پر درود وسلام کی ضوفشانی بھی نظر آئے۔ آمین۔

صلی اللہ علی حبیبہ وآلہٖ قدر حسنہٖ وجمالہٖ

☆ دُرود شریف‘ باعثِ امن وسلامتی

حج کے دوران مقامِ منیٰ سے بیت اللہ کے طواف کے لئے آتے ہوئے بس کے کنڈیکٹر عربی بدّو اور شام کے ایک عربی باشندے کے درمیان کرائے کے معاملے پر جھگڑا شروع ہوا۔ دکھائی دیتا تھا کہ ابھی دونوں ایک دوسرے کا گریبان پکڑیں گے اور گتھم گتھا ہو کر مارکٹائی شروع کردیں گے لیکن سخت حیرت ہوئی کہ اتنے غصّے کے باوجود دونوں بات شروع کرنے سے قبل کہتے (صلوا علیٰ محمد) دوسرا شخص دُرود شریف پڑھتا اور پھر اپنی بات آگے بڑھاتا۔ اس طرح یہ لڑائی جھگڑا درُود پاک کی برکت سے چند منٹوں میں ختم ہو گیا۔ مجھے بے حد خوشی ہوئی۔ میں اپنے پاکستانی بھائیوں سے بھی گزارش کروں گا کہ جب کبھی غصہ آئے یا جھگڑے کی کیفیت سے دوچار ہوں تو دُرود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ سارا غصّہ ختم ہو جائے گا۔

☆ اذان اور دُرود وسلام

برِعظیم پاک و ہند اور دیگر بلادِ اسلامیہ میں اذان کے بعد نبی کریم رؤف ورحیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی ذاتِ اقدس پر صلوٰۃ وسلام پڑھا جاتا ہے خاص طور پر فجر کے وقت فضائیں درود وسلام کی دلنشیں صداؤں سے مہک اٹھتی ہیں اور اس میں نعتیہ اشعار کی خوشبو بھی شامل ہو جاتی ہے۔ تاہم بعض احباب اس نُورانی فعل کو ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ مزید گفتگو سے پہلے میں امام شمس الدین محمد السخاویؒ جو مصر میں 831ہجری کو پیدا ہوئے۔ ان کی کتاب القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک اقتباس پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ یاد رہے کہ آپ بہت بڑے محدّث، مفسّر اور عالمِ اجل تھے اور آپ نے بہت سی بلند پایہ کتب تصنیف کیں۔

''اذان دینے والوں نے صبح اور جمعہ کی اذان کے علاوہ پانچوں فرائض کی اذان کے بعد رسول اللہ ﷺ پر صلوٰۃ وسلام شروع کر دیا۔مگر صبح اور جمعہ کی اذانوں سے پہلے صلوٰۃ وسلام پڑھتے تھے ،لیکن مغرب کی اذان کے بعد یا پہلے وقت کے تنگ ہونے کی وجہ سے صلوٰۃ نہ پڑھتے تھے۔اس کی ابتدا السلطان الناصر صلاح الدین ابوالمظفر یوسف بن ایوب کے زمانہ میں اس کے حکم سے ہوئی۔اس سے پہلے جب الحاکم بن العزیز قتل ہوا تو اس کی بہن نے حکم دیا کہ اس کے بیٹے الظاہر پر سلام پڑھا جائے ۔تو اس پر السلام علی الامام الظاہر کے الفاظ سے سلام پڑھا جاتا تھا۔پھر تمام خلفاء پر سلام پڑھا جاتا رہا۔حتیٰ کہ صلاح الدین مذکور نے اس کو بند کروایا۔اسے جزائے خیر عطا ہو۔صلوٰۃ وسلام کے مستحب یا مکروہ یا بدعت یا مشروع ہونے میں اختلاف کیا گیا ہے۔اس کے مستحب ہونے پر وَافعَلوا الخَیر (نیکی کرو) کے فرمان الٰہی سے استدلال کیا گیا ہے۔یہ بات معلوم ہے کہ صلوٰۃ وسلام اجل القربات سے ہے۔خصوصاً احادیث اس پر ترغیب دینے سے متعلق کثرت سے وارد ہیں (مثلاً) اذان کے بعد دعا کی فصل میں رات کے آخری تیسرے حصہ میں اور فجر کے قرب میں صلاۃ وسلام پڑھنے کا ذکر تاکید کے ساتھ آیا ہے۔درست بات یہ ہے کہ یہ بدعت حسنہ ہے،صلاۃ وسلام پڑھنے والے کو اس کی حسن نیت کی وجہ سے اجر ملے گا۔حضرت ابن سہل مالکی کی کتاب ''الاحکام'' میں رات کے آخری ثلث میں موذنین کی تسبیح میں اختلاف حکایت کیا گیا ہے اور منع کرنے کی وجہ یہ ہے کہ مؤذن سونے والوں کو تنگ کرتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے رات کو سکون کیلئے بنایا ہے۔''

امام شمس الدین سخاویؒ کی تحریر کے حوالے سے چند اہم باتیں واضح ہوتی ہیں۔

1-اذان کے بعد صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا یہ نوری سلسلہ پچھلی صدی کی اختراع نہیں بلکہ صدیوں سے جاری ہے اور ''وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ'' کے مصداق یہ سلسلہ ابدالاباد تک جاری وساری رہے گا۔

2-سلطان صلاح الدین ایوبیؒ جس نے بہت بڑے مجاہد اسلام کی حیثیت سے صلیبی قوتوں کو نیست ونابود کیا۔وہاں وہ بہت بڑا عاشق رسول ﷺ بھی تھا۔اس نے حاکمِ وقت پر سلام بھیجنے کی روایت کو ختم کر کے حضور اکرم ﷺ پر درود وسلام بھیجنے کے احسن عمل کا آغاز کیا۔اللہ تعالیٰ ان پر کروڑ ہا رحمتیں نازل فرمائے (آمین)

3-درود وسلام کا پڑھا جانا خواہ یہ اذان سے قبل ہو یا بعد مستحب عمل ہے۔

4-درود وسلام پڑھنے والے کو اس کے حسنِ نیّت کی وجہ سے اجر وثواب ملے گا۔

5-مغرب کی اذان کے وقت درود وسلام نہ پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ اسے اذان کا جز و نہیں سمجھا جاتا۔

6-البتہ یہ بات محل نظر ہے کہ صلوٰۃ وسلام کا فجر کے وقت پڑھا جانا ،بعض لوگوں کی حسِ سماعت پہ گراں گزرتا ہے۔عرض ہے کہ ایسے لوگ تو تلاوتِ قرآن اور وعظ ودرس کو بھی نیند میں مخل قرار دیتے ہیں ،تو کیا ان لوگوں کی خاطر یہ تمام سلسلے موقوف کئے جاسکتے ہیں؟

7-درود وسلام پڑھنے والے احباب کو بھی چاہئے کہ لاؤڈ سپیکر کی چیختی چنگھاڑتی آوازوں کی بجائے آہستہ اور اچھی آوازوں میں نعت وسلام کا سلسلہ جاری رکھیں اور کم وقت میں ہدیۂ عقیدت پیش کریں۔

فیضانِ نُور

جتنا دیا سرکار نے مجھ کو اتنی میری اوقات نہیں

درود شریف کے حوالے سے فیوض و برکات کا ذاتی تذکرہ

سرورِ کائنات، فخرِ موجودات، امام الانبیاء، سید الاولین والآخرین، رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے فیوض و برکات اور انوار و تجلیات سے یوں تو ہر خوش بخت مسلمان فیض یاب ہوتا ہے۔ تاہم بندۂ ناچیز چونکہ سن شعور سے انجمن طلباء اسلام اور اس سے ہم آہنگ نظریات کی حامل تنظیمات سے منسلک چلا آ رہا ہے۔ اس طرح خوش قسمتی سے اس کاروانِ شوق میں ایک ادنیٰ سے کارکن کی حیثیت سے کام کرنے کا موقعہ ملا ہے جس کا مشن مقامِ مصطفیٰ کا تحفظ، عشقِ مصطفیٰ کا فروغ اور نظامِ مصطفیٰ ﷺ کا نفاذ ہے۔ چنانچہ پیارے آقا حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی بے پناہ نوازشات و عنایات سے ہمیشہ فیض یاب ہو رہا ہوں۔ تحدیثِ نعمت کے طور پر اپنی تقریباً 42 سالہ زندگی کے حوالے سے چند گذارشات پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں:-

1- الحمدللہ درود پاک کے طفیل پرائمری کے وظیفہ کے امتحان سے لے کر ایم بی بی ایس (MBBS) کے آخری پیشہ ورانہ امتحان (Final Professional Exam) تک ہمیشہ نمایاں کامیابی نصیب ہوئی۔ اسی طرح میڈیکل آفیسر کی حیثیت سے اب تک کی پندرہ سالہ سرکاری ملازمت میں تعیناتی ہمیشہ اچھے ہسپتالوں اور پسندیدہ شعبوں میں رہی۔ افسرانِ بالا کا رویہ برادرانہ اور شفیقانہ رہا۔ ذاتی کلینک چلاتے ہوئے چودہ برس ہونے کو ہیں۔ اس شفاخانے سے بھی ہزار ہا مریض صحت یاب ہوئے۔ اسی طرح بندۂ ناچیز کا تعلق ایک انتہائی غریب خاندان سے تھا۔ لیکن سرکارِ مدینہ علیہ التحیہ والسکینہ کی نظرِ رحمت اور آپ پر بھیجے جانے والے درود و سلام کی برکت سے اب شہر کے پوش علاقے میں خوبصورت رہائش، ذاتی کار اور ضروریاتِ زندگی کی تقریباً تمام سہولیات میسر ہیں۔ اللہ رب العزت نے یہ شرف بھی بخشا کہ بڑے بیٹے محمد بلال شکور نے پچھلے سال قرآن مجید حفظ کرنے کی سعادت حاصل کر کے سر کو نورانی تاج سے منور کیا۔ فقیہ العصر قبلہ مفتی محمد امین مدظلہ العالی نے اپنی بے مثال تصنیف آبِ کوثر میں بالکل بجا تحریر فرمایا ہے۔ ''درود پاک اسمِ اعظم ہے۔ جیسے اسمِ اعظم سے سارے کے سارے کام خواہ وہ دنیا کے کام ہوں، خواہ آخرت کے، سب کے سب پورے ہو جاتے ہیں۔ یوں ہی درود پاک سے سارے کے سارے کام پورے ہو جاتے ہیں''۔

اللّٰھم صلِّ علیٰ محمّدٍ کما تحّب و ترضیٰ لہ.

2- درود شریف کی برکات سے دنیاوی کام سنورنے کے ساتھ ساتھ روحانی سعادتوں کے انوار بھی قلب و روح کو تاباں و ضوفشاں کرتے ہیں۔ درود شریف کے فیضان سے اللہ رب العزت نے 1999 عیسوی میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس کی حاضری اور حجِ اکبر کی سعادت عنایت کی۔

جہاں حرم کعبہ میں رب ذوالجلال کے گھر کی عظمت وشوکت اور جلال وعظمت سے روح کو پاکیزگی اور ایمان کو افزودگی ملی وہیں دیارطیبہ میں مدینہ پاک کی بہاراں بدوش صبحوں، نکہت وخوشبو بکھیرتی شاموں اور معطر ومعنبر گلیوں بازاروں اور منور وروشن گلی کوچوں سے قلب ونظر کو ٹھنڈک ملی۔

2002ء کے رمضان المبارک میں پھر دیار پاک کی یادوں نے بے قرار کیا۔ درود شریف کثرت سے پیش کرنے کے ساتھ ساتھ عرض تمنا بھی کی۔

پھر تمنائے زیارت نے کیا دل بے چین
پھر مدینے کا ہے ارمان مدینے والے

صلی اللہ علیک وآلک وسلم

چنانچہ حضور سرورکون ومکاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے غلام کو یہ شرف بخشا کہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ کے دوران میں قبۂ خضراء کے انوار و تجلیات سے دل منور ہوا۔ شب قدر ختم قرآن کی تقریب، جمعۃ الوداع، قیام اللیل، صلوۃ تراویح کے پرنور مواقع سے استفادہ کیا۔ سیّدالشہداء عم المصطفی سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے مرقد پرنور پر حاضری نصیب ہوئی اور زیارات حرم مدینہ سے خوب فیضیاب ہوا۔ آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر رحمت کا یہ سلسلہ فقط درود پاک اور میلاد شریف سے محبت کی بدولت ہی تو ہے۔

مولایَ صلِّ وسلم دائِماً ابدا علیٰ حبیبک خیرِ خلقِ کلِّھِم.

3۔ حضور نبی کریم علیہ اطیب الصلوۃ والتسلیم کے ارشاد مبارک کے مطابق جس طرح درود شریف روز محشر پل صراط پر نور کا کام دے گا۔ اسی طرح دنیا میں بھی درود شریف کی برکات میں سے ایک یہ ہے کہ شب تاریک میں یہ ماہ کامل کا کام دیتا ہے۔ بندۂ ناچیز کو بارہا تجربہ ہوا کہ رات کی تاریکی ہو، یا خوف اور ڈر کی کیفیت، بیابان وویران علاقے میں تنہائی کا عالم ہو یا کسی طویل وخطرناک سفر میں اکیلے پن کا احساس، درود شریف کی برکت اور پیارے آقا و مولا مصطفی نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کو یاد کرنے سے تاریکی نور میں بدل جاتی ہے، خوف کی کیفیت کافور ہو جاتی ہے۔ تنہائی میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر رحمت ہم سفر بن جاتی ہے اور طویل سے طویل سفر پلک جھپکنے کی مثل مختصر ہو جاتا ہے۔

مجھے ہمیشہ یادرہنے والا ایک سفر یاد ہے جس کا تصور کر کے اب بھی میرے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ 1980ء کی بات ہے میں علامہ اقبال میڈیکل کالج لاہور میں داخلے کا منتظر تھا۔ ہمارے ایک پیارے دوست محبوب علی مجاہد نے جہلم اور چکوال کے درمیان اپنے گاؤں میں سیّدالشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی یاد میں ایک محفل پاک کا اہتمام کیا۔ جس میں شامل ہونے کیلئے فیصل آباد میں اپنے مہربان دوست صاحبزادہ عطاء المصطفیٰ نوری (پرنسپل جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد) جو اس وقت جامعہ ضیاء العلوم راولپنڈی میں زیر تعلیم تھے، کے ساتھ روانہ ہوا۔ مغرب کے وقت آخری بس نے ہمیں سٹاپ پر اتارا۔ وہاں صرف ایک شخص تھا جس نے ہمیں کچے راستے کی نشاندہی کی۔ وہ بھی اپنی دکان بند کر کے چلا گیا۔ اب راستے کا پتہ تھا نہ فاصلے کی مسافت کا علم۔ بہر حال چل پڑے۔ محرم کے دوسرے ہفتہ کی شب تھی۔ تاریکی نے اپنا جال پھیلانا شروع کیا۔ پہاڑی علاقے میں ٹیڑھے راستے اور پھر دور دور تک کسی ذی روح کی موجودگی کا احساس نہ کسی بستی کے آثار۔ سمت کا تعین اور نہ واپس پلٹنے کی صورت۔ اوپر سے اتنی ویران وسنسان جگہ پر زہریلے کیڑے مکوڑوں کا ڈر اور جن وآسیب کی موجودگی کا انجانا احساس۔ خوف، ڈر، تنہائی اور بے چارگی میں درود شریف اور نعت رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نور کا ہالہ بن کر ہمیں صحیح راہ سُجھاتے رہے۔ کافی فاصلہ طے کرنے کے بعد ہم ایک کھائی میں اترے تو برساتی نالہ نظر آیا وہاں زندگی کے آثار ملے تو ہمت بندھی کہ آبادی کہیں قریب ہی ہے۔ چنانچہ کچھ فاصلے پر ایک چراغ جلتا دکھائی دیا۔ قریب پہنچے تو پتہ چلا کہ کسی بزرگ کا مزار ہے۔ کچھ ہی دیر بعد ہم اپنے دوستوں میں تھے۔ یہ راز بعد میں کھلا کہ ہم عدم واقفیت کی وجہ سے پرانے سٹاپ پر اتر گئے تھے جبکہ نئے سٹاپ پر دوستوں کا پورا گروپ ویگن پر ہمیں لینے کیلئے موجود تھا۔

اللّٰھم صلِّ علیٰ محمّدٍ کما تحّب وترضٰی لہٗ.

4۔ درود شریف کا ورد حیات بخش بھی ہے۔ بندہ یہ کتابچہ عارضۂ قلب کی کیفیت میں لکھ رہا ہے یکم مارچ 2002ء کی شام جب میں کلینک جانے کی تیاری کر رہا تھا تو سینے میں درد اور گھٹن کا احساس ہوا جو شدید تر ہوتا گیا۔ ڈاکٹر ہونے کی حیثیت سے میں نے اندازہ لگالیا کہ یہ عام درد نہیں ہے۔ چنانچہ فوراً شعبۂ امراض قلب سول ہسپتال فیصل آباد کی جانب رجوع کیا۔ راستے میں مسلسل درود شریف کا ورد کیا۔ الحمدللہ بروقت پہنچنے کی بدولت مناسب علاج ہوا۔ اور

ای سی جی (ECG) کی سب تبدیلیاں رُک گئیں۔اب میں اگرچہ ادویات استعمال کررہاہوں تاہم تقریباً نارمل محسوس کرتا ہوں۔

تیرے عشق کی بدولت مجھے زندگی ملی ہے
میرے پاس آئی لیکن میری موت ڈرتے ڈرتے

5۔ایک اور برکت یہ ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنا ڈاکہ چوری اور رہزنی سے حفاظت کرتا ہے۔دو سال قبل عید الفطر کے دوسرے دن بندہ اپنے اہل خانہ کے ہمراہ عزیز و اقارب سے ملنے گیا۔وہاں سے رات گیارہ بجے تک واپسی کا شیڈول (schedule) تھا۔لیکن کسی انجانی وجہ سے نو بجے ہی گھر واپس آنا ہوگیا۔یہاں عجیب صورت حال سے واسطہ پڑا۔چور گھر کے اندرونی تالے توڑ چکے تھے اور اگر ہم صرف تھوڑا سا لیدیر سے آتے تو وہ گھر کا صفایا کر جاتے۔لیکن درود پاک کی برکت سے ہر چیز محفوظ رہی۔

اب اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا تحفظ
ہمارے گھر کے باہر کسی نے یا محمد ﷺ لکھ دیا

اس شعر میں تو صرف یا محمد ﷺ لکھنے کا فائدہ تحریر ہے۔لیکن بحمدہٖ تعالیٰ بندۂ ناچیز نے تو گھر کے باہر یا رسول اللہ، درود شریف اور روضہ اطہر کے نوری منظر کے ساتھ آیت قرآنی وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ٹائل ورک پہ سجا رکھا ہے۔پھر بھلا میرا غریب خانہ ان آفات سے کیونکر محفوظ نہ ہو۔

مشکل جو سر پہ آ پڑی تیرے ہی نام سے ٹلی
مشکل کشا ہے تیرا نام تجھ پر درود اور سلام

اللھم صلِّ علیٰ حبیبک سیدنا محمدٍ وآلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلّم تسلیمًا

......

فیضانِ نور (حصہ دوم)

(1) خیر البشر کتاب کی پذیرائی

الحمد اللہ ’’خیر البشر ﷺ‘‘ کا اردو ایڈیشن اشاعت کے لے تیار ہے۔آج سے دو سال قبل جب سیرت مصطفیٰ کریم ﷺ کے انوار و تجلیات سے مزین یہ کتاب پنجابی زبان میں شائع ہوئی تھی تو اُس وقت مجھے توقع نہیں تھی کہ اِسے اتنی زیادہ پذیرائی ملے گی اور میرا نام سیرت نگاروں میں باضابطہ طور پر شامل ہو جائے گا۔لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور نبی رحمت شفیع امت ﷺ کی نظر کرم کے صدقے اس عاجزانہ کاوش نے اس ذرہ ناچیز کو ماہِ تاباں بنا دیا۔ملک کے نامور ادیب اور عظیم دانشور جناب محمد گھمن نے اپنے ادارے انسٹیوٹ آف پنجابی لینگوایج اینڈ کلچر لاہور کی جانب سے انتہائی جاذب نظر انداز میں شائع کیا۔جس خوبصورت اور حسین گیٹ اپ سے یہ کتاب شائع ہوئی، وہ یقیناً قابل تحسین ہے۔

محترم محمد الیاس گھمن صاحب نے 20- صفر المظفر 1427ھ مورخہ......کو گارڈن ٹاؤن لاہور میں اپنے گھر میں اس کتاب کی تقریب رونمائی (مکھ وکھالی) منعقد کی۔جو اپنے پُر وقار انداز میں انعقاد پذیر ہوئی۔اس تقریب میں پنجابی زبان وادب سے تعلق رکھنے والے تقریباً سبھی نامور ادیبوں، شاعروں اور نقاروں نے شرکت کی۔میرے لیے یہ بڑے اعزاز کی بات تھی کہ اِن سب معزز شرکاء نے بڑی فراخدلی سے میری اس کتاب کی تعریف کی اور اِسے پنجابی زبان میں ایک قیمتی اضافہ قرار دیا۔اس تقریب میں جو احباب شریک تھے ان میں ڈاکٹر اجمل نیازی ، نیلما درانی، جمیل پال، ڈاکٹر اختر شمار، انور اعجاز جیسے لوگ شامل تھے۔ایک طرح سے یہ تقریب پنجابی

ادب کے جگمگاتے ستاروں کی کہکشاں تھی۔اس تقریب کا انعقاد میرے لئے ہمیشہ سرمایہ افتخار رہے گا۔
کتاب خیر البشرﷺ کی ایک تقریب مکھ وکھالی کو فیصل آباد میں سلور سیون ریسٹورنٹ ڈی گراؤنڈ پیلز کالونی کے خوبصورت ہال میں ہوئی۔صدارت کیلئے جناب محمد محسن صاحب خاص طور پر لاہور سے تشریف لائے۔فیصل آباد کے علمی وادبی حلقوں سے تعلق رکھنے والے احباب کی کثیر تعداد اس پروگرام میں شریک ہوئی۔مقررین میں صدارتی ایوارڈ یافتہ نعت گو شاعر ریاض احمد قادری صدارتی سیرت ایوارڈ یافتہ ڈاکٹر ہمایوں عباس شمس لاہور، ڈاکٹر سید اعظم بخاری، صاحبزادہ عطاء المصطفیٰ انوری، ڈاکٹر محمد عارف مان، پروفیسر عطاء المصطفیٰ طاہر اور ڈاکٹر محمد شاہد شیخ جیسے دانشور شامل تھے۔سب احباب نے بہت فراخدلی سے اس کتاب کو پنجابی ادب کا عظیم سرمایہ قرار دیا۔
الحمداللہ اگلے ہی دن......کو حکومت پنجاب نے الحمداء ہال لاہور میں صوبائی سیرت کانفرنس میں وزیر اعلیٰ پنجاب پرویز الٰہی صاحب نے مجھے اول انعام اور سیرت ایوارڈ دیا۔
12 ربیع الاول 1429ء بمطابق......کو اسلام آباد میں حکومت پاکستان نے قومی سیرت کانفرنس کا انعقاد کیا۔جس میں یہ کتاب خیر البشرﷺ پاکستان بھر کی علاقائی زبانوں میں شائع کتابوں میں اول انعام کی مستحق ٹھہری قومی سیرت ایوارڈ کے ساتھ پچیس ہزار روپے کا انعام بھی دیا گیا۔ملک کا سب سے بڑا ادبی اعزاز مصنا یقیناً میرے لئے باعث افتخار ہے۔

☆ علمی وادبی حلقوں میں زبردست عزت افزائی کے بعد یہ فیضان ہے اپنے آقا و مولا سرور کائنات فخرِ موجوداتﷺ سے نسبت اور آپ پر درود وسلام کے نذرانے بھیجنے کا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے روحانی طور پر بھی بہت نوازا۔1999ء میں پہلی بار حج بیت اللہ اور زیارت مدینہ منورہ کی سعادت ملی تھی۔اب تک ماشاءاللہ چھ بار یہ سعادت حاصل ہو چکی ہے۔اللہ تعالیٰ نے بار بار اس گنہگار کو اپنے حرم پاک کے طواف کی سعادت بخشی اور اپنے پیارے محبوبﷺ کے روضۂ انور کی باادب حاضری کی سعادت بخشی ہے۔میں جب بھی اپنے مونس وغمگسار آقاﷺ کے قدمین میں گیا ہوں تو ادب احترام کے ہر پہلو کو ہمیشہ سامنے رکھا ہے یہ رباعی ہمیشہ میرے پیش نظر رہی ہے۔

باب جبریل کے پہلو میں ذرا دھیرے سے
فخر جبریل کو یہ کہتے ہوئے پایا گیا
اپنی پلکوں سے دربار پہ دستک دینا
ذرا اونچی آواز ہوئی عمر کا سرمایہ گیا

(خواجہ غلام فخر الدین سیالوی)

میں نے اپنے ان زیارتوں پر مشتمل سفرنامے تحریر کئے جو ملک مئوقر جریدوں میں شائع ہوئے۔سفرناموں کے نام تہنیتِ مدینہ، سرکار کے قدموں میں لبیک یا سیدیﷺ، میزاب رحمت باب جبریل تک ہیں۔انشاءاللہ ان کا مجموعہ جلد ہی شائع کرنے کی تمنا ہے۔
☆ درودِ پاک کا فیضان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میڈیکل تدریسی ادارہ میں اچھی ملازمت کے ساتھ ساتھ ذاتی کلینک پر بھی رزق کا وسیع انتظام کر رکھا ہے۔تقریباً اٹھارہ سال کرائے کی دکانوں میں کلینک چلانے کے بعد گذشتہ سال مئی 2007ء میں اللہ تعالیٰ نے مجھے ذاتی جگہ عنائت فرمائی جہاں میں نے دورِ حاضر کی ضرورتوں اور تقاضوں کے مطابق خوبصورت کلینک بنایا۔جہاں امراض جلد کے مریض دور ونزدیک سے آتے ہیں اور شفایاب ہوتے ہیں۔
☆ اللہ تعالیٰ کی عنایات اور نبی رحمتﷺ کی کرم نوازیوں کے طفیل اس غریب ونادار اور عاجز بندے کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذاتی رہائشگاہ کو مزید کشادہ اور تعمیر وتزین کی سعادت بخشی 2007ء کے آخر میں دوسری منزل مکمل طور پر تیار کی، فرنٹ کا آوٹ تک بہت جاذبِ نظر بنا۔لیکن میں وہاں درودِ پاک لکھوانا نہیں بھولا ہول۔فرنٹ پر سٹیل کے ابھرے ہوئے مکعب الفاظ میں، ''الصلوۃ والسلام علیك یا رسول الله''
نہایت نمایاں اور واضع آراستہ کروایا ہے۔کیونکہ یہ سب کچھ ہے اسی درود وسلام کا فیضان۔
☆ اپنی تمام تر سرکاری ہسپتال اور شام کو کلینک کی مصروفیات کے باوجود فروغِ عشق رسولﷺ کے مشن سے میں پیچھے نہیں ہٹا ہوں۔بلکہ اب بہت آگے بڑھ کر اس مشن میں شب و روز مصروفِ کار ہوں۔
......مرکز تحقیق فیصل آباد پاکستان کا جنرل سیکرٹری ہوں۔جس کے صدر نامور اسکالر ڈاکٹر محمد اسحٰق قریشی ہیں دینی موضوعات اور سیرت کے بارے میں ریسرچ

کیلئے یہ ادارہ مصروف عمل ہے۔اس ادارے کے پلیٹ فارم سے دو قومی سمینار بعنوان

......اور......

منعقد ہو چکے ہیں۔جن کے انعقاد کیلئے مجھے اپنے احباب اور بزرگوں کے شانہ بشانہ بھر پور کام کرنے کی سعادت ملی۔اور دونوں سمینار میں نقابت کی ذمہ داری بھی میں نے نبھائی۔

......المصطفیٰ قرآن اکیڈمی فیصل آباد کا انچارج ہونے کی سعادت حاصل ہے۔2000ء سے قائم شدہ جدید انداز کی یہ اکیڈمی ائیر کنڈیشنڈ کارپٹنگ اور کھلے روشن ماحول میں یہاں بچوں کو قرآن مجید حفظ کرایا جاتا ہے یہاں شہر کے تاجر،پروفیسرز اور ڈاکٹروں کے بچے پڑھتے ہیں۔اس کے پروگرامز فیصل آباد کے بڑے ہال چناب کلب میں ہوتے ہیں۔یہاں کی ذمہ داری میرے لئے دین و دنیا کی سعادت ہے۔

......المصطفیٰ تھنکرز فورم فیصل آباد شہر کے پڑھے لکھے اور معزز افراد کا فورم ہے جو گذشتہ تیرا سال سے دینی تعلیمات کے فروغ،قرآنی افکار کی اشاعت اور عشق رسول ﷺ کی شمع دلوں میں فیروزاں کرنے کیلئے سرگرم عمل ہے۔اس فورم کی چئیر مین شپ بھی میرے پاس ہے۔میرے سب ساتھی جو ڈاکٹر،پروفیسر،انجنیر یا کاروباری افراد ہیں،میرے شانہ بشانہ اس کے پروگراموں کی کامیابی کیلئے کوشاں رہتے ہیں۔گذشتہ تیرا سال سے شفیع اعظم مسجد لیاقت ٹاؤن فیصل آباد میں ہفتہ وار درس قرآن کی کلاس چل رہی ہے۔اس کے علاوہ وقتاً فوقتاً علمی و دینی موضوعات پر فکری سمینار بھی ہوتے رہتے ہیں۔اب جنوری 2007ء سے ہر انگریزی ماہ کے پہلے جمعہ کو باقاعدہ فہم القرآن سمینار منعقد ہوتا ہے،جس میں نامور اسکالر،اور جید علما کرام لیکچر دیتے ہیں۔اس کے علاوہ سیرت رنگ کے نام سے مجموعہ مضامین بھی شائع کیا جاتا ہے۔

......مرکزی میلاد کمیٹی فیصل آباد شہر کے معززین اور تاجر حضرات پر مشتمل ایک تنظیم ہے جو میلاد النبی ﷺ کے موقعہ پر تقریبات اور سجاوٹ کا اہتمام کرتی ہے۔مجھے اس کی چیف ایگزیکٹو ہونے ہونے کی سعادت حاصل ہے۔گذشتہ چار سال سے مرکزی میلاد کمیٹی سے وابستگی ہوئی۔تب سے دوستوں کو کام میں وسعت کیلئے راغب کیا۔چنانچہ اب ہر سال بلدیہ کے بڑے ہال میں میلاد کانفرنس ہوتی ہے۔جس میں علما کرام اور دانشور حضرات تقاریر کرتے ہیں۔

اس سال یہ سعادت بھی ملی کہ 7 ستمبر 2007ء کو یوم دفع قادیانیت کے موقع پر عظیم الشان ختم نبوت سمینار رہوا۔اس کے علاوہ ہر سال نعت خوانان،محافل نعت کے منتظمین اور علما کرام کیلئے ربیع الاول شریف کے شروع میں اصلاح احلاس کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ان سب تقاریب میں میری مشاورت ار نقابت شامل ہوتی ہے۔

مرکزی میلاد کمیٹی کے احباب کی ترغیب پر اب تک میری تین مختصر کتابیں 'انوار ختم نبوت' صبح فروزاں اور ادابِ محفل نعت شائع ہو کر مفت تقسیم کی جا چکی ہے۔یہ سعادت اور یہ پذیرائی سب نتیجہ ہے نبی آخر الزماں مرسل مرسلاں کعبہ عاشقاں ﷺ کی رحمت و عنایات بے پایاں کا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو درود پاک اور صلوۃ وسلام کے نذرانے اپنے آقا و مولا سیدنا محمد ﷺ کی بارگاہ میں ہر لحظ ہر ساعت پیش کرنے کی سعادت عطا فرمائے اور اِس دنیاءِ آخرت میں وسیلہ نجات بنائے۔آمین

ڈاکٹر عبدالشکور ساجد انصاری

فیصل آباد

مآخذ

کنزالایمان ترجمۃ القرآن	اَز اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلویؒ
خزائن العرفان تفسیر قرآن مجید	اَز صدرالافاضل مولانا نعیم الدین مرادآبادی
ضیاءالقرآن	اَز پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ
سعادۃ الدارین	اَز علامہ محمد یوسف بن اسماعیل نبہانیؒ
فضائلِ درود پاک	اَز امام شمس الدین محمد بن عبدالرحمان السخاویؒ
فضیلت وعظمتِ درود شریف	اَز میاں عبدالعلی عابد سجادہ نشین حضرت داتا گنج بخشؒ
آبِ کوثر	اَز فقیہہ العصر مفتی محمد امین مدّ ظلّہ العالیٰ